مولوی حافظ ابوالنعمان بشیر الحق قریشی ایم اے

استاذ دار العلوم لطیفیہ حضرت مکان ویلور

امام وخطیب مسجد حضرت علی سلطانؒ، گاندھی روڈ، نزد سی یم سی اسپتال ویلور

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن

امیر کامپلکس گاندھی روڈ۔ ویلور 632004

مولوی حافظ ابوالنعمان شبیر الحق قریشی ایم اے
استاذ دارالعلوم لطیفیہ حضرت مکان ویلور
امام وخطیب مسجد حضرت علی سلطانؒ، گاندھی روڈ، نزد سی ایم سی اسپتال ویلور

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن
میر کامپلکس گاندھی روڈ۔ ویلور 632004

Scanned with CamScanner

کتاب ــــــــــ گہرہائے صدف

مترجم ــــــــــ مولانا مولوی بشیر الحق قریشی

تعداد ــــــــــ ۷۸۶

قیمت ــــــــــ بیس روپے Rs. 20/=

اشاعت ــــــــــ ۱۹۹۹ء

مطبع ــــــــــ ٹملناڈو اردو پبلیکیشنز ۔ مونٹ روڈ مدراس۔ ۲

پیشکش ــــــــــ اسلامک ریسرچ فونڈیشن

امیر کامپلیکس، گاندھی روڈ، ویلور

زیرِ اہتمام ــــــــــ علیم صبا نویدی

ــــــــــ ملنے کے پتے ــــــــــ

۱۔ مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ — دلی، ممبی، علی گڈھ

۲۔ حسامی بک ڈپو — چار مینار حیدر آباد دکن

۳۔ نعمان اسٹور، ہمدرد دواخانہ — روبروئے گاندھی روڈ مسجد ویلور

۴۔ ٹملناڈو اردو پبلیکیشنز — ۲۶/ امیر النساء بیگم اسٹریٹ مدراس ۲

ثواب عمل

والدین ماجدین کے نام

حضرت مولانا مولوی الحاج منشی محمد نور قریشی اشرفی نوراللہ مرقدہٗ

حضرت معصوم بی صاحبہ نوراللہ مرقدھا

جن کی دعاؤں سے

علمی و دینی خدمات انجام دینے کے قابل بنا۔ اللہ

تعالیٰ دونوں کو پہلو پہلو جنّت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

حافظ بشیر الحق غفرلہ ولوالدیہ

موضوعات

- پیشِ مطالعہ
- خود نوشت سوانح حیات
- شیخ ابنِ عربی کو خواب میں دیکھنا اور فیض پانا۔
- خواب میں اعطائے خلافت۔
- تصانیف۔
- ختمِ قرآن کا قاعدہ۔
- قرآنِ کریم کی سورتوں، آیتوں، حروف اور اعراب کی تعداد
- فرائض۔
- صحابہ سے متعلق اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد۔
- ہزاری روزوں اور عقیقہ کا بیان۔
- علومِ نادر و نایاب۔
- کیفیتِ زمین۔
- استاذ کی نافرمانی۔
- ایمان کی قسمیں۔
- انسانوں کے نسب کے بارے میں۔
- نیا چاند دیکھنے کے آداب
- مکتوب کی قسمیں۔
- بزرگانِ دین کی عمروں کے بارے میں۔
- خوابوں کی تعبیر۔
- ازواجِ مطہرات اور حضرت فاطمہ کے مہر کے بارے میں۔
- استاذ اور عالم کے ادب کے بارے میں۔
- نفسِ ناطقہ کے مراتب کے لحاظ سے اسماء اور القاب کا بیان۔
- صحت و تندرستی کے اصول۔
- ناخن اور سر تراشنے کے باب میں۔
- عورتوں کے حیض کے بارے میں۔
- تعمیرِ مکانات سے متعلق ضروری قوانین۔
- در تفصیلِ صحنِ خانہ۔
- گھر کی چوڑائی کے باب میں۔
- نیا مکان تعمیر کرنے کے بارے میں۔
- بعض مبشرات اور شانِ غوثیت۔
- خواب میں ایک بزرگ سے ایک مخصوص دعا کا حاصل ہونا۔
- ایک جامع دعا۔

پیشِ مطالعہ

کسی تصنیف کے مطالعہ سے پہلے مصنف کا مختصر سا تعارف اور سرسری سا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں اسی لئے صاحب کتاب کی زندگی سے متعلق چند کلمات زیب قرطاس کئے جارہے ہیں۔ اس کے بعد کتاب کا تعارف اور اس کے متعلق تمہیدی اور تقدیمی فقرات و توضیحات پیش کئے جائیں گے جن کی روشنی میں مطالعہ کرنے والوں کو ایک صحیح جہت اور درست سمت دکھائی دے گی اور تصنیف اور صاحب تصنیف کے بارے میں ان کی رائے صحیح اور درست قائم ہوگی۔

حضرت ذوقی ویلوری علیہ الرحمہ ایک عالمانہ وفاضلانہ اور داعیانہ وصوفیانہ خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں جس کی علمی وادبی اور دینی وملی اور اصلاحی ودعوتی سرگرمیوں کی مبسوط تاریخ تین صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۱۵۱ھ مطابق ۱۷۳۷ء کو ویلور میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد حضرت قربی ویلوری علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا محمد عظیم الدین اور حضرت مولانا غلام حسین سے تعلیم حاصل کی جو اپنے وقت کی نابغۂ روزگار علمی وادبی شخصیتیں تھیں۔

نواب محمد غوثِ اعظم خان اپنی فارسی تصنیف "تذکرۂ گلزار اعظم" میں حضرت ذوقیؔ کی تعلیم و تکمیل سے متعلق لکھتے ہیں۔ دراندک مدت از جودت طبع رسا و ذھن پر ذکا بر مطالعۂ جملہ کتب معتبرۂ معقول و منقول و فروع و اصول قدرت عظیمہ و ملکہ تامہ حاصل ساخت۔

حضرت ذوقی نے قلیل مدت کے اندر اپنی غیر معمولی ذہانت و فطانت کی بدولت معقول و منقول اور اصول و فروع کی مستند و معتبر اور متداولہ کتابوں کے مطالعہ پر عظیم قدرت اور ملکہ پیدا کر لیا۔

حضرت ذوقی نے صرف چوالیس سال کی عمر پائی اور اس مختصر سی زندگی میں بھی ابتدائی عمر کے سات سال تحصل علم کے بغیر یوں ہی گذر گئے۔ پھر دوران تعلیم میں پانچ سال تک درس و تدریس کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور اسکے علاوہ تین سال تک مسلسل بیمار رہے۔ اس طرح آپ کی زندگی کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ کی وسیع وہمہ گیر علمی و دینی خدمات صرف انیس سال کی قلیل ترین مدت میں انجام پائی ہیں۔

صاحب "تذکرۂ گلزار اعظم" رقمطراز ہیں۔ زیادہ از سہ لک بیت نظماو نثرا از افکار اوست ، و

زود فکری او خارج از حوصلہ گفتگو۔ این گونہ تصرفات مجملہ خوارق اولیائے حق شناس است۔ والا نظر بر عادت بشری دور از حد طاقت و قیاس۔

حضرت ذوقی کی قوت گویائی اور زود فکری حیطۂ تحریر سے باہر ہے۔ انہوں نے تین لاکھ سے زائد شعر کہے ہیں اسکو یک گونہ تصرف اور خرق عادت ہی کہنا چاہیئے ورنہ اس قسم کی ہمہ گیر علمی و دینی خدمت کا ظہور پذیر ہونا بشری طاقت اور انسانی عادت کی حد سے باہر ہے۔

مولانا عبدالحی بنگلوری "مثنوی مطلع النور" میں حضرت ذوقی کے بارے میں لکھتے ہیں

اور تصانیف اس کے در تعداد   ساٹھ سے بھی زیادہ ہیں رکھ یاد
ان کے ابیات نظم و نثر تمام   تین لک سے زیادہ ہیں اے ہمام

حضرت ذوقی نے اپنے والد ماجد حضرت قربی اور دیگر مشائخ کرام سے تزکیہ و تطہیر کی نعمت پائی اپنے والد ماجد سے مختلف سلاسل میں خلافت حاصل کی۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگان کرام سے روحانی فیض پایا اور خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ حضرت ذوقی منصب ولایت اور مقام قطبیت سے سر فراز رہے اور آپ سے کئی کرامات ظہور پذیر ہوئیں اور اپنی وفات سے قبل فرمایا۔ آج سے تیرہ دن کے بعد اس علاقہ کا قطب دنیا سے کوچ کر جائیگا اور اس کی رحلت کے تین دن بعد ویلور کے قلعہ پر گولیاں چلیں گی۔ حضرت ذوقی علیہ الرحمہ ۱۳ رجب المرجب ۱۱۹۴ھ کو راہی ملک بقا ہو گے اور تین دن کے بعد ویلور پر نواب حیدر علی کا حملہ ہوا اور قلعہ ء ویلور توپوں اور گولیوں کی زد میں آگیا۔ اس وقت لوگوں پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ قطب سے مراد حضرت ذوقی علیہ الرحمہ کی ذات گرامی تھی۔ جیسا کہ صاحب مطلع النور نے بیان کیا ہے

تیرہویں کو رجب کے وہ اکرم   کیا رحلت یقین ازین عالم
بعد سہ دن بہادر آیا ہے   گولی قلعہ اوپر چلایا ہے
سمجھے لوگوں نے تب بغیر گماں   کہ بلا شک وہی تھا قطب زمان

حضرت ذوقی اپنے والد ماجد حضرت قربی کے پہلو میں مدفون ہیں آپ کی قبر احاطۂ حضرت مکان میں درگاہ حضرت قربیؒ کے اندر واقع ہے۔ مولوی امین بیجاپوری کا قطعہ ء تاریخ وفات دیوار پر

کندہ ہے۔

سر افراد محی الدین ذوقی | کہ فیض اوست بر ابدال و اوتاد
چوں واصل شد بحق سال وصالش | امین گفتا غاب قطب الامجاد

کتاب انشائے لطف الٰہی حضرت ذوقیؒ کی ایک معرکۃ الاراء فارسی تصنیف ہے اور خود مصنف کے دست مبارک سے کتابت شدہ ہے اور اس کا ایک ہی نسخہ موجود ہے۔ مخطوطہ کے آخر میں سال تصنیف ۱۲۵۸ھ درج ہے درسنہ ہزار و دو صد و پنجاہ ہشت باتمام رسید۔ یہ کتاب رقعات کی شکل و صورت میں تحریر کی گئی ہے اور ایک سو پچیس رقعات پر مشتمل ہے موجودہ زمانے میں تصانیف کو رقعات و مکتوبات کے انداز و منہاج میں پیش کرنے کا چال چلن کہیں نظر نہیں آتا۔ شاید یہ عہد کہن کی خصوصیت اور زمانۂ قدیم کا تصنیفی مزاج ہے۔ کتاب اپنے دامن میں مختلف و متنوع اور رنگارنگ موضوعات کو سمیٹی ہوئی ہے جن میں کتاب و سنت، فقہ و عقائد، سلوک و طریقت، کشف و کرامات، فیض و تصرف، خواب و رویا، دعوت و اصلاح، منطق و فلسفہ، لغت و قواعد، تاریخ و سیرت، نقد و نظر، شعر و سخن، طب و صحت، نجی زندگی و آپ بیتی، تجربات و مشاہدات اور قوانین ضروریہ وغیرہ سے متعلق کہیں مفصلاً اور کہیں مختصراً تشریحات اور توضیحات موجود ہیں۔ کتاب کے اسلوب اور طرز نگارش میں روانی و برجستگی اور آمد کی شان نمایاں ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے اپنے ذہن و قلب میں مستحضر خیالا و معلومات اور افکار و آراء کو بڑی بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ صفحات پر بکھیر دیا ہے اس کتاب کے مطالعہ اور اسکے ترجمہ کے دوران ایک بات کا شدید احساس یہ ہوا کہ کہیں بھی ماخذات اور مراجع کی نشاندہی نہیں ہے صرف ایک یا دو مقام پر کتابوں کے نام یا مصنف کے نام ملتے ہیں۔ ماخذات اور مراجع کی صراحت نہ ہونے کی وجہ شاید یہ ہوسکتی ہے کہ اس دور میں مصنف کی علمیت و ثقاہت اور شہرت ہی تصنیف کے مستند و معتبر ہونے کی ضمانت رہی ہو اور اہل قلم کی کاوشیں، حوالہ جات کی تصریح سے بے نیاز رہی ہوں لیکن آج زمانے کی قدریں اور طور طریقے بدل گئے ہیں اور مطالعہ و تحقیق کی دنیا بدل چکی ہے اور سوچ و فکر کے اندازے اور پیمانے تبدیل ہو چکے ہیں۔ آج وہی تصنیفات علمی و تحقیقی اور معیاری تصور کی جاتی ہیں جو مستند حوالہ جات اور معتبر ماخذات کی جلو میں رونما ہوں۔ راقم الحروف کی بڑی خواہش اور تمنا تھی کہ حضرت ذوقیؒ کی کتاب انشائے لطف الٰہی جدید معیار

کے مطابق منظر عام پر آجائے لیکن اس آرزو کی تکمیل میں بڑی دشواریوں اور الجھنوں کا سامنا تھا۔ کتاب میں پھیلے ہوئے موضوعات پر کتابوں کو تلاش کرنا، اور ان کا حاصل کرنا، اور ان کے اوراق میں کتاب ھذا کے ماخذات واقتباسات اور مباحث ڈھونڈ نکالنا، کوہ کندن وجوئے شیر آوردن سے کم تھا، مترجم کے مطالعہ کی محدودیت، وقت کی قلت اور مشاغل کی کثرت کے باعث یہ مفید علمی و تحقیقی اور اضافی والحاقی کام انجام نہ پاسکا۔ جسکا حد درجہ افسوس ہے اور یہ سوچتے ہوئے میں نے چیدہ چیدہ چند رقعات کے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا کہ پھر کوئی صاحب قلم میدان میں آجائے گا اور میری اس نا تمام کاوش کو مکمل کردے گا جو ایک کوہ کن کی ضرب اول سے زیادہ نہیں ہے۔

تو خود حدیثِ مفصل بخوان ازین مجمل۔

کتاب ھذا کے بعض مباحث اور امور ایسے ہیں جنکے تعلق سے کسی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان امور کا ثبوت قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں ہے لہذا یہ کیونکہ قابل اعتبار ہو سکتے ہیں مثلاً مکانات کی تعمیر اور ان کے طول و عرض کی وجہ سے صاحب خانہ کی زندگی میں عجیب وغریب حالات کا پیدا ہونا، مہینوں میں سعد و نحس تاریخیں، ایام میں سفر کی سمت، بال و ناخن تراشنا، فیض روحانی وغیرہ اس سلسلہ میں ہماری معروضات اور توضیحات یہ ہیں کہ جن چیزوں کا ثبوت قرآن وحدیث میں نص کی صراحت، اشارت، ولاحت، اقتضاء کے ساتھ نہ مل سکے تو ہمیں دیکھنا یہ چاہیئے کہ وہ چیزین قرآن وحدیث اور روش صحابہ سے متصادم اور مخالف تو نہیں ہیں۔ اور اگر مخالف ہیں تو وہ متروک اور مردود سمجھی جائیں۔ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد۔ جو شخص بھی ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے، جو دین میں نہین ہے۔ وہ نا قابل قبول ہے اور اگر وہ چیزین شریعت مطہرہ کی روح سے مناسب رکھتی ہیں اور اسکے مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں اور ان میں لوگوں کی دینی ودنیاوی فلاح وبہبودی مضمر ہے اور وہ دین میں اصلاح معاش اور معاد کے لئے سود مند نظر آرہی ہیں تو ان کے قبول کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے جب تک کہ ان چیزوں کے اندر عقیدہ و عمل میں فساد کا پہلو اور دیگر ضرر رساں حصہ نمایاں نہ ہو جائے۔

مذکورہ امور ومباحث کے اندر فیض روحانی کو چھوڑ کر تمام میں جو مشترک فکر وخیال کار فرما ہے وہ مسعود و نا مسعود اور مبارک و نا مبارک کا اعتقاد ہے بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر،

عورت اور سواری میں شؤم (بد فالی) کا پہلو موجود ہے۔ تفسیر جلالین کا درس دیتے وقت راقم الحروف کی نگاہیں ایک حاشیہ پر جم گئیں جسکا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے اور یہی حاشیہ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے کافی ہے۔

انا ارسلنا علیہم ریحاً صر صرا فی یوم نحس مستمر، قوم عاد پر ایک سخت آندھی بھیجی گئی ایک ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لئے رہی۔ یہ دن ماہ شوال کا پچھلا بدھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چہار شبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ نحس ہے عرض کیا گیا۔ وہ کیسے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس دن اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور عاد و ثمود اور کو ہلاک کیا علامہ ابن کثیر نے یہ صراحت کی ہے کہ چہار شبہ کو نحس قرار دیں تو باقی ایام کے تعلق سے کیا کہا جائیگا جب کہ دوسری آیت میں ایام نحسات آیا ہوا ہے لہٰذا اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ایام صرف ان لوگوں کے لئے منحوس تھے۔ انما کانت نحسات علیہم۔

لہٰذا کسی چیز کو عمومی طور پر سعد یا نحس کے خانہ میں رکھنا ایک مشکل مسئلہ ہے کیونکہ ایک ہی چیز کسی کے لئے مسعود ہوتی ہے تو کس کے لئے نامسعود ثابت ہوتی ہے اگر اس باب میں یہ بات کہی جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آدمی کے فعل و عمل کی تاثیر ہی سعد و نحس کا روپ لئے ہوئے اوقات و ایام اور مقامات کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے اور اس کے علاوہ سعد و نحس کا تعلق بڑی حد تک نجوم و رمل اور فلکیات کے علم و فن سے ہے اور ان علوم و فنون کی تائید سے سعد و نحس کی معلومات کا استخراج ممکنات اور ظنیات میں سے ہے زندگی کے میدان میں ظنیات کا عمل دخل اور غلبہ چنداں سود مند نہیں ہے کیونکہ آدمی جب ہر کام کی شروعات کے وقت سعد و نحس کی تلاش و تحقیق کے در پے ہو جائے تو اس کی توجہ و نظر اور اعتماد و بھروسہ اسی چیز پر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اعتماد و توکل اور یقین میں کمی آجائے گی اور اگر اس کے سامنے یہ بات آجائے کہ فلاں وقت یا دن نحس ہے تو آدمی کی فکر و فیصلہ اور عمل کی قوت جواب دے دیگی اسی لئے ایک صوفی بزرگ نے بڑی عمدہ بات کہی۔

دست بکار و دل بیار ہاتھ کام میں رہے اور دل یار کے ساتھ رہے یعنی حرکت و عمل کا سلسلہ قائم رہے اور توجہ و اعتماد اللہ کی ذات پر رہے۔ لہٰذا سلامتی اسی میں ہے کہ آدمی اس قسم کے امور و مسائل میں غور و فکر اور تحقیق و تفتیش کے در پے نہ رہے اور ایسے امور و مراحل میں یہ ہدایت نبویؐ پیش

نظر رہے اذاذ کر القدر فاسکواواذا ذکر اصحابی فامسکواواذا ذکر النجوم فامسکوا۔ جب قضاد قدر کی بات اٹھے تو خاموشی اختیار کرو اور جب میرے صحابہ کی بات آجائے تو خاموشی اختیار کرو یعنی ان کی ذوات اور شخصیات کو ہدف تنقید وبحث نہ بناؤ اور جب نجوم کی بات چل پڑے تو خاموشی اختیار کرو۔

فیض روحانی کے مسئلہ کے متعلق سے اتنی وضاحت کافی اور شافی ہے کہ بزرگان کرام حیات وممات، قرب وبعد، اور خواب وبیداری کی حالت میں فیض پہنچاتے ہیں اگر یہ چیز حضرات انبیائے کرام سے ظہور پذیر ہو رہی ہے تو معجزہ سے تعبیر کیا جائیگا اور اگر حضرات صلحاء واولیاء سے ظہور پذیر ہو رہی ہے تو کرامت سے تعبیر کیا جائیگا، نبی سے معجزہ کا صدور ہو یا ولی سے کرامت کا ظہور یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے اور نبی اور ولی اسکے مظہر ہوتے ہیں امام اعظم ابو حنیفۃ النعمان فقہ اکبر میں فرماتے ہیں والایات للانبیاء والکرامات للاولیاء حق۔ انبیاء کے لئے معجزات اور اولیاء کے لئے کرامات حق ہیں۔ حضرت قطب ویلور نے فیض روحانی کے مسئلہ کی وضاحت اپنے مکتوبات میں کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں این امر محقق و مقرر است و متفق علیہ صوفیہ و فقہا واتفاق ایں ہر دو فرقہ در فیض روحانی انبیاء است، اما فقہا در فیض روحانی غیر انبیاء اختلاف دارند۔

فیض روحانی بھی خرق عادت اور کرامت اور معجزہ کی ایک صورت ہے اور یہ صوفیہ کا متفقہ مسئلہ اور تجربہ ومشاہدہ ہے اور فقہاء کا مختلف مسئلہ ہے انشائے لطف الٰہی کا مطالعہ مصنف کی شخصیت کے تناظر میں کیا جائے تو خود بخود بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ حضرت ذوقی صاحب ولایت بزرگ تھے اور یہ بات قرین قیاس ہے کہ آپ نے اپنے اجتہاد واستنباط اور کشف والہام اور مشاہدات وتجربات کی روشنی میں بعض امور اور مسائل کو بیان فرمایا ہو۔ اور یہ مانی ہوئی حقیقت ہے کہ اجتہاد واستنباط علمائے فقہ ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ حضرات اولیاء اور صوفیاء بھی اجتہاد میں فقہائے کرام کے ساتھ شریک ہیں۔ چنانچہ اس طائفہ کے بھی کچھ مخصوص آداب وطریقے اور اصطلاحات ومستحسنات ہیں۔ مثلاً خانقاہوں کی تعمیر، لباس خرقہ، کیفیات ذکر، خلوت گزینی وغیرہ ان امور ومسائل کے اندر حضرات صوفیہ کے اجتہادات اور استنباطات ہیں۔ اور یہ بھی علم کی ایک قسم ہے جس میں اجتہاد کی صحت اور اسکے شرائط اور سنت وبدعت کی تحقیق سے بحث ہوتی ہے اور اس مقام پر ایک صوفی اور ایک فقیہ دونوں برابر ہیں اور دونوں سے اپنے اصل کے وجود اور دلیل کی صحت کا مطالبہ

کیا جاتا ہے۔

اگر مجتہد کا اجتہاد صواب و درستگی سے ہمکنار ہو جائے تو وہ دو اجر کا مستحق قرار پاتا ہے اور اگر خطا و غلطی سے دوچار ہو جائے تو ایک اجر کا حق دار ٹھہرتا ہے اور نا قابل ملامت قرار پاتا ہے۔

اور الہام بھی ایک علم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے قلب میں القاء کیا جاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا الہام حجت قطعی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اور امت کے لئے بھی حجت ہے لیکن آپؐ کے سوا دیگر حضرات کا الہام اختلافی اور غیر قطعی ہے۔ اسی لئے الہام کے تعلق سے اختلاف پیدا ہوا۔ بعض کے نزدیک الہام حجت نہیں ہے بعض کے نزدیک صرف صاحب الہام پر حجت ہے۔

اس مقام پر کسی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ قرآن اور حدیث کے ذریعہ دین کی تکمیل ہو چکی ہے پھر اس کمال و اتمام کے بعد الہام کی کیا ضرورت ہے اور وہ کونسی کمی رہ گئی تھی جو الہام کے ذریعہ پوری کی جائے؟ اسکے تعلق سے عرض ہے کہ الہام دین کے کمالات خفیہ کو ظاہر کرنے والا ہے نہ کہ دین میں زائد کمالات اور اضافی اشیاء کو ثابت کرنے والا۔ جس طرح اجتہاد مظہر احکام ہے اسی طرح الہام مظہر دقائق و اسرار ہے جن کے سمجھنے سے عوام کی عقل و فہم قاصر ہے اور اجتہاد والہام میں فرق واضح ہے اجتہاد کا اعتماد عقل اور رائے پر ہے اور الہام کا اعتماد صرف اللہ تعالیٰ کے معلوم اور مطلع کرنے پر ہے اور احکام شرعیہ کتاب و سنت اور اجماع و قیاس سے مربوط ہیں جن کے اندر الہام کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن احکام شرعیہ کے علاوہ وہ امور دینیہ بہت ہیں جن میں اصل خاص، الہام ہے مقامات حالات، واردات، اور اخبار غیبیہ وغیرہ جو اولیائے کرام کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ اور یہ سب کے سب الہام سے مربوط ہیں۔

اس مقام پر یہ بات بھی واضح اور صاف کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے امور و مسائل جو منصوص کا درجہ نہیں رکھتے بلکہ جزوی و فردعی نوعیت کے حامل ہیں ان میں نظریاتی، تعبیراتی اور تشریحاتی اختلاف کی گنجائش رہتی ہے اور یہ اختلاف بھی یک گونہ رحمت ہے جس کی وجہ سے مسائل کے اندر آسانی کا پہلو نکل آتا ہے اور طرز حل اور عمل کی متعدد مفید شکلیں ابھرتی ہیں جس سے مختلف ملکوں اور علاقوں کے مسلمانوں کو احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے مفید جہتیں اور سمتیں معلوم

ہو جاتی ہیں چنانچہ اس کی واضح اور روشن مثالیں ائمہ اربعہ کے مذاہب اور مسالک ہیں ان میں سے جس مسلک کی بھی پیروی کی جائے وہ کتاب و سنت ہی کی پیروی و اتباع ہو گی۔ اور ان مسالک کے باہمی اختلاف اس نوع کے نہیں ہیں کہ جانبین سے ایک دوسرے کی تکفیر و تضلیل کی جائے بلکہ حق ان تمام مذاہب کے اقوال و آراء اور فتاویٰ میں دائر اور شامل ہے مسائل و نظریات سے علمی و شرعی بنیادوں پر اختلاف کرنا اور ان کا علمی محاسبہ اور تنقیدی جائزہ لینا معیوب بات نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک ضروری اور مستحسن بات ہے لیکن یہی بات اس وقت موجب فتنہ بن جاتی ہے جب اس اختلاف و تنقید اور محاسبہ کے اندر اصول و دیانت اور اخلاص و للّٰہیت ختم ہو جاتی ہے اور جب یہ مسموم فضا عام ہو جاتی ہے تو خواص اور عوام ذاتیات و نفسانیات، تشدد و تعصب، مکابرہ و مناظرہ، افراط و تفریط اور غلو کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مسلکی رواداری (یعنی اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے دوسرے کے موقف کے احترام) ہی سے سارے مسائل اور معاملات میں اعتدال قائم ہو سکتا ہے۔ فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا۔

ارباب فکر و نظر سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کے ترجمہ کا کام کس قدر دشوار اور مشکل ہے اور بالخصوص کسی غیر واضح قلمی مخطوطہ کا ترجمہ کرنا اور بھی مشکل ترین مرحلہ ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور مصنف علیہ الرحمہ کی توجہ باطنی و تصرف روحانی کا اثر ہے کہ کتاب "انشائے لطف اللہی" زبان پہلوی کے محدود دائرہ سے نکل کر سارے ملک اور بیرون ملک میں بھی سمجھی جانے والی، بولی جانے والی، اور پڑھی جانے والی شیریں زبان میں "گہر ہائے صدف" کے نام سے جلوہ فگن ہو رہی ہے اور یہ وہ موتیاں ہیں جو ڈھائی سو سال سے بحر علم کے غواصوں کی نگاہوں سے مستور رہیں۔ مترجم کو اپنی بے علمی و کم مائیگی کا پورا احساس ہے وہ اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اسکی یہ حقیر طالب علمانہ کوشش اغلاط سے پاک ہے بہت ممکن ہے کہ فارسی عبارت کے پڑھنے، سمجھنے اور اسکا مطلب ادا کرنے میں سہو اور خطا ہوئی ہو۔ لہذا قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی کسی قسم کی خامی محسوس کریں تو مطلع فرمائیں۔ اور اپنی پر خلوص دعاؤں سے نوازیں کہ اللہ تعالیٰ مصنف علیہ الرحمہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور مترجم کو دارین میں فلاح و سعادت سے ہم کنار فرمائے۔

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رقعہ

خود نوشت سوانح حیات

محب من!

فقیر اپنی عمر کے چھ سال تک حرف آشنا نہ تھا، عمر کے نویں سال میری تعلیم کی ابتداء ہوئی اور اسی زمانہ میں شعر کہنا شروع کیا۔ اور فقیر کی زبان سے جو اولین مصرع صادر ہوا۔ وہ یہ تھا۔ ؎

در کعبہ دل صاحب مقبوں در آمد

ہمارے والد ماجد نے یہ ثانی مصرع موزوں فرمایا اور غزل تیار فرمائی ؎

صد شکر کہ آن دولت مامول در آمد

فقیر نے اسی زمانے میں درج ذیل بیت بھی کہا۔ اسی زمانے میں فقیر کو بے حساب ابیات یاد ہوگئے۔ بیت گوئی اور کسی بھی بحث میں دس دس آدمی مل کر بھی فقیر کو مات نہیں کر سکتے تھے۔ اسی سال یہ فقیر اور والد ماجد، اور فقیر کے بردار محترم فقیر سید علی محمد اور صاحبزادہ احمد صاحب اور ابوبکر صاحب، حضرت ناصر صاحب کی زیارت و ملاقات کیلئے گئے۔ جنکی مزار رانی پیٹ میں ہے۔ حضرت موصوف ہمارے ساتھ انتہائی تعظیم و تکریم کے ساتھ پیش آئے۔ اور آپ نے مجھے اپنے روبرو بٹھالیا۔ فقیر نے عرض کیا۔ یہ کم ترین علم کی زیادتی کا امیدوار ہے۔ فرمایا آپ علم میں تمام سے فائق اور سر بلند ہوجائیں گے حالانکہ اس وقت فقیر کو علم و فن سے کوئی لگاؤ نہ تھا اور بعض رفقاء مختلف علوم و فنون کی کتب متداولہ پڑھ چکے تھے۔

غرض عمر کے پندرہویں سال تک علم و فن سے بے گانگی و بے توجہی کی فضاء قائم رہی۔ جب پندرہ سال مکمل ہوگئے تو کشتی اور تیر اندازی کے فنون سیکھنے میں مشغول ہوگیا اور یہ پورا سال اسی ذوق و شوق کی نذر ہوگیا۔ جب سترہواں سال شروع ہوا تو مولانا حافظ غلام حسین کی خدمت میں جا پہنچا اور آپ سے عربی زبان کی تعلیم شروع کیا۔ آپ کے پاس میری تعلیم صرف مصباح تک ہوئی اور درس و تدریس کا یہ سلسلہ منقطع ہوگیا اور اپنی غفلت و سستی کے باعث کوئی خاص علمی فائدہ حاصل نہ کرسکا۔

اسکے بعد فارسی کتابیں پڑھنے کا شوق و جذبہ دل میں ابھر آیا۔ ان ہی دنوں میں ایک شب خواب دیکھا کہ کوئی شخص فقیر سے کہہ رہا ہے کہ حضرت شیخ نظامی گنجوی سے ملاقات کیجئے۔ فقیر نے کہا۔ شیخ کہاں ہیں۔ کہا۔ فلاں خیمہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ فقیر نے خیمہ دیکھا تو بڑی تیزی کے ساتھ خیمہ کی طرف چل پڑا اور اندر داخل ہوا تو شیخ کو موجود پایا۔ آپ کا چہرہ مبارک

آفتاب کی مانند روشن تھا۔ قدم بوسی کا شرف حاصل کرتے ہوئے آپ کے روبرو بیٹھ گیا۔ آپ میری جانب دیکھکر مسکرا رہے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت شیخ موجود ہیں۔ کیوں نہ آپ ہی سے شرف نامہ کا درس لیا جائے اور اسکے ابیات کی مشکلات انہی سے نہ پوچھ لیا جائے۔

اسی اثناء میں میری آنکھیں کھل گئیں اور میں علی الصباح اپنے والد ماجد سے یہ خواب بیان کیا۔ تو فرمایا۔ تم شرف نامہ پڑھنا شروع کردو۔ چنانچہ فقیر اسی وقت "شرف نامہ" شروع کردیا اور شیخ کے روحانی تصرف اور اعانت کی برکت سے ہر روز سو بیت سے زیادہ سبق لیا کرتا تھا اور آج تک بھی فقیر کو سبق کی زیادتی از بر ہے۔

اس واقعہ کے بعد "سکندر نامہ" ہی دنوں میں پڑھ لیا۔ پھر "خسرو شیرین" شروع کیا۔ اسکے بعد "مخزان اسرار" "قران العیدین" "تحفۃ العراقین" پڑھا پھر قصائد خاقانی" شروع کیا اور ایک ہی سال میں فارسی ادب کی کتب متداولہ پر عبور اور دسترس حاصل کرلیا۔

اسکے بعد پھر دوبارہ عربی تعلیم کی جانب مشغول ہوا اور استاذ محترم مولانا محمد عظیم الدین سلمہ اللہ سے استفادہ کیا اور نحو میں "شرح ملاجامی" اور منطق میں "قطبی" تک کی تعلیم حاصل کیا۔

تعلیم و تعلم اور تدریس کا سلسلہ اسی قدر رہا لیکن آپکی صحبت کی تاثیر و برکت کے باعث عربی زبان و ادب پر غیر معمولی دسترس حاصل ہوگئی جو تحریر سے باہر ہے۔ فارسی و عربی ادب اور دیگر علوم کی تحصیل و تکمیل بائیس سال کی عمر میں ہوگئی اور فقیر اس زمانے میں چار کتاب "خمسہ" تصنیف کیا۔

حاصل کلام! فقیر کو علم و فن اور فضل و کمال اور استنباط کی قوت و صلاحیت منجانب اللہ عطا ہوگی ہے اور اس میں کسب و ریاضت اور ظاہری مواد کا کوئی حصہ نہیں۔ الحمد اللہ علی ذالک۔

محب من! فقیر کی پہلی رفیق حیات جب کہ وہ بقید حیات تھی اس وقت حضرت قبلہ (والد حضرت قربیؒ) سے اجازت و رخصت لے کر ویلور سے آرکاٹ چلا گیا اس سفر میں میرے ہمراہ میرے استاد مولانا محمد عظیم الدین اور آپ کے خلف رشید مرحوم محمد میران اور شاہ سیف اللہ بھی تھے۔ یہ سب حضرات ایک مدت تک آرکاٹ ہی میں مقیم رہے۔ ہمارے حضرت کے مریدین مثلاً شہامت خان، عبدالحی خان وغیرہ آرکاٹ آیا جایا کرتے تھے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق نذر پیش کرتے تھے جس سے فقیر اپنی اور اپنے رفقاء کی ضروریات پورے کیا کرتے تھے۔

اسی زمانے میں فقیر کی پہلی بیوی داغ مفارقت دے گئی۔ اس الم انگیز حادثہ کے وقوع سے دو روز قبل فقیر کے دل میں یہ خیال گزرا کہ کاش ان دنوں میں حضرت قبلہ فقیر کے پاس رہتے تو کس قدر ہمت اور سکون حاصل رہتا۔ اسی سوچ میں غرق تھا کہ اچانک حضرت قبلہ ویلور سے آرکاٹ آپہنچے۔ آپ کے ورود مسعود سے فقیر کا قلق واضطراب ختم ہوگیا۔

اہلیہ کی رحلت کے دس دن بعد حضرت قبلہ کو درد شکم لائق ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اس علاقہ کے قطب ہمارے قیام سے راضی نہیں ہیں۔ ہمیں ویلور چلنا چاہئے۔ پس ہم لوگ حضرت قبلہ کو لئے ہوئے ویلور پہنچ گئے شہر پناہ کے دروازے پر پہنچے ہی تھے کہ حضرت قبلہ کے درد میں خفت ہوئی اور گھر پہنچنے کے دوسرے دن یہ مرض پوری طرح ختم ہوگیا۔

اس واقعہ کے بعد فقیر کچھ دنوں تک حضرت قبلہ کے پاس ہی رہا۔ پھر آرکاٹ لوٹ آیا اور اپنے عم محترم اور خسر مکرم سید کریم محمد قادری کی خدمت مالی اور جسمانی طور پر انجام دیتے رہا۔
اسکے بعد فقیر کے چھوٹے بھائی سید علی محمد قادری تپ دق کے مریض ہو گئے اور والدہ ماجدہ بھی بخار میں مبتلا ہو گئیں تو حضرت قبلہ دونوں کو لئے ہوئے آرکاٹ چلے آئے اور یہاں ان دونوں کا علاج پورے اہتمام اور خاص توجہ کے ساتھ ہو تا رہا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بالآخر چند روزہ قیام اور علاج کے بعد حضرت قبلہ ویلور تشریف لے گئے پھر کچھ دن گذر نے کے بعد آرکاٹ دوبارہ واپس آئے اور مسجد غلام رسول خان کے قریب ایک حویلی میں فروکش ہوئے۔
برادر عزیز اور والدہ ماجدہ کی علالت اور دیگر مسائل کے باعث حضرت قبلہ کے قلب پر بڑا گہرا اثر ہوا اور آپکے لئے ان دونوں کی حالت زار کا ملاحظہ اور مشاہدہ جان لیوا بن چکا تھا اور قریب تھا کہ آپ کی قوت استقامت جواب دے دیتی ایک روز خواب میں آپ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ گلاب سے بھرے ہوئے دو پیالے پیش فرما رہے ہیں جن میں سے ایک کو آپ نے مکمل نوش فرمایا دوسرا ابھی کچھ باقی تھا کہ آپ بیدار ہو گئے۔
اس واقعہ کے بعد حضرت قبلہ کے اندر ایک غیر معمولی قوت پیدا ہو گئی اور آپ سراپا استقامت دکھائی دینے لگے۔
روز جمعہ پندرہ شعبان المعظم عین نماز جمعہ کے وقت فقیر کے چھوٹے بھائی سید علی محمد قادری فوت ہو گئے۔ اس وقت حضرت قبلہ مسجد غلام رسول میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ لوگ روتے ہوئے دوڑتے ہوئے مسجد پہنچے اور صحن میں حضرت کے روبرو کھڑے ہو کر بے چینی اور کرب کے عالم میں آپ کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت قبلہ نے اپنی فراست سے اس حادثہ کو جان لیا۔ لیکن آپ کے قلب میں مطلقاً اضطراب پیدا نہیں ہوا اور خطبہ پڑھنے میں ذرہ بھی تفاوت اور تجاوز نہیں کیا۔ خطبہ مکمل ہونے کے بعد نماز پڑھائی اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد صحن میں تشریف لائے تو فقیر روتے ہوئے تیزی کے ساتھ آپ کے سامنے آپہنچا تو فرمانے لگے چرا می گرئید خدا تعالیٰ بندہ خود را در حضرت خود طلبید پس آزردن ماچہ محل دارد۔
کیوں رو رتے ہو۔ اللہ نے اپنے بندہ کو اپنے حضور طلب کر لیا ہے۔ اس میں رنجیدہ اور آزردہ ہونے کی بات کیا ہے۔ صبر و ضبط سے کام لو۔
اسکے بعد برادر مرحوم کی نعش کے پاس تشریف لائے اور درود پڑھ کر بھائی کے چہرے پر پھونکا اور پیشانی چوما۔ اور فرمانے لگے ہمارے دل میں تھا کہ تم ہماری تجہیز و تکفین کرو گے لیکن مشیت الہی ہم تمہاری تجہیز و تکفین کر رہے ہیں۔ اسکے بعد بھائی کا جنازہ ویلور لے آئے اور صحن مسجد (حضرت مکان) میں تدفین عمل میں آئی۔
یکم رمضان کو فقیر آرکاٹ سے ویلور والد ماجد کے پاس چلا آیا اور قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ دوسرے دن فقیر کی والدہ ماجدہ آرکاٹ سے ویلور پہنچیں اور اسی دن دنیا سے کوچ کر گئیں۔ افطار کا وقت بالکل قریب تھا والدہ ماجدہ کی روح مبارک قبض کے قریب تھی۔ یہ منظر دیکھکر حضرت قبلہ کی زبان سے نکلا۔ اگر آپ ایسے وقت میں رحلت کر گئیں تو سارے لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئے گی۔ تمام لوگ روزہ کی مشقت سے ہوئے ہیں نہ کھا سکیں گے نہ پی

سکیں گے حضرت قبلہ کا صرف اتنا کہنا ہی تھا کہ جان جو لب پر پہنچ چکی تھی پھر تمام اعضاء میں لوٹ آئی۔ اتنے میں افطار کا وقت آپہنچا تو حضرت قبلہ نے حکم دیا تمام روزہ داروں کو افطار کراؤ اور کھانے پینے کا انتظام کرو۔ چنانچہ سارے لوگ کھانے پینے سے فارغ ہو کر چلے گئے اسکے بعد پھر والدہ ماجدہ پر سکرات کی کیفیت لوٹ آگئی اور کچھ ہی دیر میں روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اس واقعہ کے چند دنوں بعد حضرت قبلہ نے مجھ سے فرمایا اپنے خسر اور خوش دامن کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ چنانچہ حضرت قبلہ سے اجازت لے کر ۴ صفر کو آرکاٹ چلا گیا اور وہاں نو مہینوں تک مقیم رہا۔ فقیر کے ساتھ دس بارہ افراد مثلاً محمد یاسین، شاہ سیف اللہ، عبد الکریم، محمد علی، یعقوب شاہ، میر حبیب اللہ وغیرہ تھے۔ جن کے مصارف فقیر کے ذمہ تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں غلہ کی گرانی آسمان سے باتیں کر رہی تھی اور لوگ روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کے محتاج ہو گئے تھے ان حالات میں فقیر تمام لوگوں کی ضروریات پوری کر رہا تھا جب تک اسکے پاس کچھ سرمایہ موجود رہا پیش آمدہ صورت حال سے کسی کو کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جب میرے نزدیک کچھ نہ رہا تو ان کے روزانہ کھانے کا سامان مہیا کرنے سے عاجز آگیا اور ان تمام لوگوں پر ایک روز ایسا بھی گزرا کہ ان کے حلق میں کوئی چیز نہیں پہنچ سکی۔ فقیر حد درجہ ملول خاطر ہو گیا اور کچھ نہیں کھایا پیا۔ دوسرے روز علی الصباح نواب سعد اللہ خان فقیر کے پاس آپہنچے۔

نواب موصوف نے تقریباً چھ سو روپیہ مبلغ نذرانہ روانہ کیا۔ فقیر نو مہینے آرکاٹ میں رہنے کے بعد ویلور کا رخ کرنا چاہا تو نواب موصوف مانع ہوئے اور فرمایا کہ رفقاء اور خدام کے خرچ کے لئے ہر روز دو روپیہ روانہ کرتا رہوں گا۔ آپ آرکاٹ سے نہ جایئے۔ لیکن فقیر نے یہ بات منظور نہیں کی اور حضرت قبلہ کے پاس ویلور چلا آیا۔ تاحال حضرت قبلہ کے سایہ کرامت میں پرورش پا رہا ہے۔ ان دنوں حضرت قبلہ فقیر کے عقد کے انتظام اور انصرام میں مصروف اور مشغول ہیں۔

اندر پناہ تو زغم و در دفارغم　　　شکر خدا کہ از ہمہ غم کرد فارغم

تیرے سایہ میں رہ کر ہر غم اور درد سے بے نیاز ہو چکا ہوں۔ خدا کا شکر کہ اس نے تمام غم اور رنج سے فارغ

شیخ ابن عربی کو خواب میں دیکھنا اور فیض پانا

محب من!

فقیر کو ایک جگہ سے فصوص الحکم "دستیاب ہوئی تو اسکا مطالعہ کیا۔ لیکن اسکے معانی اور مطالب مجھ پر واضح نہ ہو سکے۔ اسی دوران شیخ ابن عربی کو خواب میں دیکھا۔ آپ ہمارے حضرت (والد ماجد) کی ملاقات کیلئے تشریف لائے ہیں اور ہمارے حضرت کے سامنے انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے حضرت کو حضرت کہہ کر خطاب فرما رہے ہیں اور ہمارے حضرت انہیں صاحب صاحب فرما رہے ہیں۔

شیخ ابن عربی نے ہمارے حضرت سے عرض کیا۔ حضرت! صفائی قلب مطلوب ہے۔ ہمارے حضرت نے فرمایا۔ صاحب! ہمیں یہ نعمت ہمارے مرشدین کرام سے حاصل ہوئی ہے۔ اور ہمیں ذکر "یا ہو" سے عطا فرمایا ہے۔ شیخ ابن

عربی نے عرض کیا یہ تو بہت ہی نادر ہے۔

اسکے بعد فقیر نیند سے بیدار ہوگیا اور پھر سے کتاب "خصوص الحکم" مطالعہ کرنے لگا تو تمام مشکلات اور استکالات خود بخود حل ہوتے چلے گئے۔ الحمد اللہ رب العلمین۔

آپ سے یہ راز پوشیدہ نہ رہے کہ تصنیف مصنف کا خزانہ ہے اور صاحب خزانہ کی مرضی اور اجازت کے بغیر خزانہ کا حاصل کرنا انتہائی دشوار اور مشکل ہے۔

صاحب کتاب سے استفادہ نہایت ضروری اور مفید ہے اور جو اشخاص اسرار الہی کے محرم اور رموز تصوف سے آشنا نہیں ہیں، وہ صوفیہ کی کتابوں کے مطالعہ سے میں شکوک و شبہات اور مہالک و خطرات میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور گمراہی وضلالت کے بھنور میں پھنس جاتے ہیں۔

اسی لئے حضرات اہل بصیرت نے تصوف سے بیگانہ اور نا آشنا لوگوں کو صوفیہ کی کتابوں کے مطالعہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

زیادہ کیا تحریر کروں۔ اللہ تعالی آپ کو رفیق کی توفیق عطا فرمائے۔

خواب میں اعطائے خلافت

محب من!

فقیر خلافت حاصل کرنے سے خوف کھا رہا تھا اگرچہ کہ ہمارے حضرت (والد ماجد) کی خواہش تھی کہ میں خلافت سے بہرہ ور ہوجاؤں۔

میں نے ایک شب خواب میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو ہمارے حضرت کی صورت میں دیکھا۔

مجھ سے فرمارہے ہیں۔ آپ خلافت لے لیجئے۔ فقیر نے عرض کیا۔ خلافت تو ایک امر عظیم ہے اور یہ کم ترین اپنے اندر اس منصب کی لیاقت نہیں پارہا ہے۔ اور گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا یہ گناہ گار۔ کیا نسبت سے خاک کو تاج افلاک کے ساتھ۔

چہ نسبت خاک را با تاج افلاک ہیں۔ ارشاد فرمایا ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں تم سے گناہ صادر نہیں ہونگے انشاء اللہ کم ترین نے عرض کیا۔ جب آپ کی تائید شامل حال ہے تو غلام نے خلافت کو بسر وچشم قبول کیا۔

اسکے بعد میری آنکھیں کھل گئیں۔ واللہ علی ذلک شہید۔

در ذکر تصانیف

یہ رقعہ ان تصانیف کے ذکر و تفصیل پر مشتمل ہے جو مصنف علیہ الرحمہ کی عمر کے ۳۲ ویں سال میں لکھی گئیں۔

محب من!

فقیر کے قلم سے جو کتابیں معرض وجود میں آئیں۔ انکے نام ایک فہرست میں درج ہیں۔ جو یاد آجائیں۔ انکے نام یہاں تحریر کررہا ہوں۔

۱۔ ہدیۃ الاخیار : یہ کتاب مخزن الاسرار کے نہج پر لکھی گئی ہے اور اس کے ابیات (اشعار) تین

ہزار سے متجاوز ہیں۔

۲۔ عشق نامہ : اس میں چندر بدن مہیار کی داستان بیان کی گئی ہے اور اسکے ابیات دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ کتاب میں ابیات کی تعداد سے متعلق بھی صراحت کی گئی ہے۔ چون بشمارے دوالف وچند بیت است۔

۳۔ چمن محبت : اسمیں عینیہ اور ریا کی داستان عشق بیان کی گئی ہے اور اسکے ابیات تین ہزار ہیں۔

۴۔ چار فصل : اس میں قصہ کیوان شاہ کو نظم کیا گیا ہے اسکے ابیات بھی تین ہزار ہیں۔

۵۔ معجز مصطفیٰ : کتاب مدارج النبوۃ کو نظم کے قالب میں ڈھالا گیا ہے اسکے ابیات سات ہزار ہیں۔

۶۔ نظم معارج النبوۃ : یہ کتاب تقریبا چھ ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔

۷۔ نظم تذکرۃ الاولیاء : اسکے ابیات چار ہزار سے زیادہ ہیں۔

۸۔ تذکرۃ اولیاء سلاسل : دو ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔

۹۔ تعداد الشہور : اسکے ابیات تین ہزار ہیں۔

۱۰۔ در ثمین : اسکے ابیات گیارہ سو ہیں۔ اور یہ کتاب چار دن میں مکمل ہوگی۔

۱۱۔ قصائد قدیم : یہ کتاب پانچ ہزار ابیات پر پھیلی ہوئی ہ

۱۲۔ دیوان قدیم : یہ دیوان سات ہزار ابیات پر مشتمل ہے

۱۳۔ مجموعہ رباعیات : تقریبا دو ہزار رباعیات ہیں

۱۴۔ قصائد و رباعیات : دو ہزار ابیات پر مشتمل ہیں

۱۵۔ علیما : اسکے ابیات دو سو سے متجاوز ہیں

۱۶۔ حکیما : اسکے ابیات تین سو ساٹھ ہیں

۱۷۔ تادیب : اسکے ابیات سو سے متجاوز ہیں

۱۸۔ طالع : اسی ابیات پر مشتمل ہے۔

۱۹۔ جواہرستان در تیغ نگارستان : اسکے ابیات چار ہزار ہیں۔

۲۰۔ احسن الاسلوب : تین ہزار ابیات پر مشتمل ہے

۲۱۔ افشائے قادری : تین ہزار سے زیادہ ابیات ہیں

۲۲۔ افشائے باقری : چار ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔

۲۳۔ روضۃ الخلان : اسکے ابیات دو ہزار ہیں۔

۲۴۔ تصفیہ الاذہان : ایک جلد پر مشتمل ہے۔

۲۵۔ نواقص الرواقض : دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۲۶۔ مختصر التحریر : یہ بھی ایک جلد ہے علم عروض میں لکھی گئی ہے۔

۲۷۔ زین اللغت : فرہنگ جہانگیر کا انتخاب ہے۔ اسکے ابیات تین ہزار کے قریب ہیں۔

۲۸۔ اصطلاحات الشعراء : اسکی چار جلدیں ہیں۔

۲۹۔ غرائب اللغات : لغت کا لفظ اور اسکی تفسیر غیر منقوط ہے۔ اور اسکا نام درد کھا گیا ہے۔

۳۰۔ جامع عجائب : یہ کتاب بھی لغت میں ہے۔

۳۱۔ شرح عبد الہ یزدی : یہ کتاب دو ہزار بیت پر مشتمل ہے

۳۲۔ اکبر : فن منطق میں تصنیف کی گئی ہے۔

۳۳۔ اور ۳۴ : دو متن۔ ان دو کتابوں کا موضوع بھی منطق ہے

مذکورہ کتابوں کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں۔ اس وقت انکے نام یاد نہیں آرہے ہیں۔ انشاء اللہ فہرست دیکھنے کے بعد لکھوں گا۔ والسلام۔

رقعہ

ختم قرآن کا قاعدہ

محب من!

ختم قرآن کا قاعدہ یہ ہے کہ جمعہ کے روز سورۃ فاتحہ سے شروع کریں اور سورہ مائدہ پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے ہفتہ کے روز شروع کریں اور سورۃ یونس پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے اتوار کے روز شروع کریں اور سورۃ بنی اسرائیل پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے پیر کے روز شروع کریں اور سورۃ شعراء پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے منگل کے روز شروع کریں اور سورۃ الصافات پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے چہارشنبہ کے روز شروع کریں اور سورۃ قاف پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے جمعرات کے روز شروع کریں اور اس دن قرآن ختم کردیں۔

رقعہ

قرآن کریم کی سورتوں، آیتوں، حروف اور اعراب کی تعداد

محب من!

صحیح ترین قول کے مطابق قرآن کریم کی سورتیں ایک سو چودہ (۱۱۴) ہیں۔ اور اسکے پارے تیس (۳۰) ہیں، اور اسکی بابرکات آیات چھ ہزار پینتیس (۶۰۳۵) ہیں۔ اور اسکے کلمات ستتر ہزار سات سو (۷۷۷۰۰) ہیں اور اسکے حروف تین لاکھ ایک ہزار چھ سو نود (۳۰۱۶۹۰) ہیں۔

ایک قول کے مطابق قرآن کریم کی جملہ آیات چھ ہزار چھ سو چھیسٹ (۶۶۶۶) ہیں ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات اوامر ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات نواہی ہے اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات قصے اور واقعات سے تعلق رکھتی ہیں۔

اور پانچ سو (۵۰۰) آیات حرام وحلال کا حکم واضح کرتی ہیں۔ اور ایک سو (۱۰۰) آیات دعا سے متعلق ہیں۔

ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات وعدہ سے متعلق ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات وعید سے متعلق ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات عبرت سے متعلق ہیں۔ ناسخ اور منسوخ آیتیں چھسٹ (۶۶) ہیں۔

سورہ فاتحہ کی آتیں بسم اللہ کے ساتھ سات (۷) ہیں اور اسکے کلمات انتیس (۲۹) ہیں۔

اور اسکے حروف ایک سو بیالیس (۱۴۲) ہیں اور سورہ فاتحہ میں نو (۹) ناسخ اور نو (۹) منسوخ احکام و امور ہیں۔

ایک قول کے مطابق توحید سے متعلق ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات ہیں۔

اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیتیں نماز کے تعلق سے وارد ہیں اور چھ سو (۶۰۰) آیتیں زکوۃ سے متعلق ہیں اور ایک سو ساٹھ (۱۶۰) آیات صدقہ سے تعلق رکھتی ہیں اور ایمان کے موضوع پر ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات ہیں۔ اور چار سو (۴۰۰) آیتیں حیض کے تعلق سے ہیں اور ایک سو (۱۰۰) آیتیں نکاح سے متعلق ہیں اور ایک ہزار بیس (۱۰۲۰) آیتیں تجارت کے بارے میں ہیں اور ستر (۷۰) آیتیں رضاعت سے متعلق ہیں اور ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آیات جہاد کے بارے میں ہیں۔ اور ایک سو باسٹھ (۱۶۲) آیتیں چوری کے بارے میں موجود ہیں۔ اور قتل کے تعلق سے ایک سو اکتالیس (۱۴۱) آیتیں ہیں اور زنا کے بارے میں ایک سو انیس (۱۱۹) آیتیں ہیں اور عتاق کے تعلق سے ایک سو بیالیس (۱۴۲) آیتیں آئی ہوئی ہیں اور علم فرائض میں سات سو سترہ (۷۱۷) آیتیں ہیں۔

ان مجموعی آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو سترہ (۶۲۱۷) ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شمس الائمہ "امالی" میں رقمطراز ہیں کہ قرآن کریم کی آیتوں میں سے ایک ہزار (۱۰۰۰) آیتیں اوامر سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات نواہی سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات مثال و تمثیل اور وعظ و نصیحت اور عبرت کے بارے میں وارد ہیں۔

اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات احکام، قصے اور اخبار وواقعات کے بارے میں ہیں۔

اور ایک سو (۱۰۰) آیتیں خطبات سے متعلق ہیں اور اذکار ودعوات سے متعلق ایک سو (۱۰۰) آیات ہیں۔ اور پنیتس (۳۵) متفرق آیتیں ہیں جن میں سے ایک ایک آیت بھی اپنے اندر ہزاروں نکات لے ہوئے ہے۔

قرآن کریم کے کلمات ستہتر ہزار چار سو انیسی (۷۷۴۸۹) ہیں اور انتہائی مختصر کلمات دو حرفی ہیں جیسے من اور عن۔

اور ایک حرف بھی ہے جیسے ہمزہ استفہام اور واو عطفہ۔ مفردات چونکہ تلفظ میں نہیں آتے ہیں اس لئے انکا اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔

انتہائی طویل کلمات دس اور گیارہ بھی ہیں۔ دس حرفی جیسے **لیستخلفنھم** اور گیارہ حرفی جیسے **فاسقیناکموہ** قرآن کریم میں گیارہ حرفی کلمہ سے بڑھکر نہیں۔ **فاسقیناکموہ** کو بھی دس حرفی کلمہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلئے کہ ہمزہ تلفظ میں نہیں آتا ہے۔ **فلیستجیبوالی** یہ کلمہ بھی گیارہ حروف پرمشتمل ہے۔

قرآن کریم کے حروف میں سب سے زیادہ تعداد میں الف کا حرف ہے اور سب سے کم ظاء کا حرف ہے۔ چنانچہ الف کا عدد اڑتالیس ہزار آٹھ سو (۴۸۸۰۰) ہے اور اس عدد کو کوئی حرف نہیں پہنچا ہے اور ظ کا حرف آٹھ سو بیالیس (۸۴۲) مرتبہ آیا ہوا ہے۔ اس سے کم تر کوئی حرف نہیں ہے۔

قرآن کریم میں ایک لاکھ دو ہزار تین سو ستاون (۱۰۲۳۵۷) حروف منقوط ہیں اور باقی غیر منقوط ہیں۔

حروف منقوط میں سے ترسٹھ ہزار تین سو ستانو (۶۳۳۹۷) حروف ایک نقطہ والے ہیں۔

اور چودہ ہزار چار سو تہتر (۱۴۴۷۳) حروف تحتانی ہیں اور باقی حروف فوقانی۔

اور بیالیس ہزار نو سو اکتیس (۴۲۹۳۱) حروف دو نقطے والے ہیں۔
اور سترہ ہزار بارہ (۱۷۰۱۲) فوقانی حروف ہیں اور باقی تحیانی ہیں۔
اور تین ہزار پانچ سو انتیس (۳۵۲۹) تین نقطے والے حروف ہیں۔
اور تمام نقطے والے حرفوں کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تین سو چھیالیس (۱۶۰۳۴۶) ہے۔
اور تینوں حرکات (زبر، زیر، پیش) قرآن میں ایک لاکھ سینسٹھ ہزار چھ سو تینتیس (۱۶۷۶۳۳) ہیں۔
اور مد کی تعداد چودہ ہزار (۱۴۰۰۰) ہے اور تشدید کی تعداد بیس ہزار تین سو (۲۰۳۰۰) ہے۔ ان ساری باتوں کا صحیح ترین علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے

رقعہ
در تشریح فرائض

یہ رقعہ درج ذیل شعر کی تشریح اور تفصیل پر مشتمل ہے۔

ساٹ اور سترا تیرا اور سات   تین پنجی تین چوک دو ترک سی بات

سیَ، بروزن حیَ، جسکا معنی ہے۔ صحیح اور درست بات یعنی قول، مطلب یہ ہے کہ یہ قول صحیح اور درست ہے۔ فرائض کی تعداد بس یہی ہے۔

انکی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) ساٹھ فرض سے تیس روزوں کی نیت اور تیس دنوں کی جانب اشارہ ہے۔

(۲) سترہ فرض سے نماز پنجگانہ کی فرض رکعتوں کی جانب اشارہ ہے۔ فجر کی دو رکعت ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت، عشاء کی چار رکعت۔

(۳) تیرہ فرض سے نماز کے شرائط اور ارکان کی جانب اشارہ ہے۔

نماز کے شرائط سات ہیں۔ (۱) جسم کا پاک ہونا (۲) جگہ کا پاک ہونا (۳) کپڑوں کا پاک ہونا (۴) ستر عورت (مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کیلئے سارے بدن کا چھپانا) (۵) جو نماز ادا کی جائے گی، اسکی نیت کرنا (۶) جو نماز ادا کی جائے گی اسکے وقت کا پایا جانا (۷) قبلہ کی جہت پہچانتے ہوئے اسکی جانب رخ کرنا۔

نماز کے ارکان چھ ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قراءت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدہ اخیرہ۔

(۴) سات فرض سے ایمان کی سات صفات کی جانب اشارہ ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، (۲) اسکے فرشتوں پر ایمان لانا (۳) اسکی کتابوں پر ایمان لانا جو

آسمان سے انبیائے کرام پر نازل کی گئی ہیں۔ (۴) اسکے رسولوں پر ایمان لانا جو سارے انسانوں کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے ہیں۔ (۵) اور اس بات پر ایمان لانا کہ خیر اور شر صرف اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔ اسکے غیر سے نہیں۔ تقدیر کے معاملہ میں یہ کیفیت نہیں ہونی چاہئے کہ خیر سے تو راضی و خوشنود رہیں اور شر سے رضا مند نہ رھیں بلکہ شر سے بھی راضی و خوشنود رھیں ہرچہ از دوست رسد نیکواست۔ (۶) دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لانا (۷) یوم آخرت پر ایمان لانا۔

(۵) تین پنجی سے مراد یہ فرائض ہیں۔ اول : پانچ نمازیں فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

دوم : اسلام کی پانچ بنیادیں۔ اللہ تعالی اور رسول پر ایمان لانا، نماز روزہ حج اور زکوۃ۔

سوم : پانچ نمازوں کے اوقات کا پہچاننا۔ یہ بھی فرض ہے۔ ان سب کا مجموع پندرہ ہے۔

(۶) تین چوک کا مجموع بارہ ہے۔ جس سے مراد یہ فرائض ہیں۔

اول : چار کرسی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کو اسطرح سے جاننا کہ محمدؐ، عبد اللہ کے فرزند ہیں اور عبداللہ عبد المطلب کے فرزند ہیں اور عبد المطلب ہاشم کے فرزند ہیں اور ہاشم عبد مناف کے فرزند ہیں۔

دوم : چار مذھب کو اسطرح جاننا کہ مذاہب چار ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور ان چار مذاہب ہی کے اندر حق دائر اور شامل ہے۔

سوم : وضو کے فرض چار ہیں۔ اول۔ چہرہ کا دھونا، دوم دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا، سوم سر کا مسح کرنا، چہارم دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا۔

(۷) دو ترک کا مجموع چھ ہے اور اسے مراد یہ فرائض ہیں۔

اول : غسل کے تین فرض۔ (۱) غرغرہ کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) سارا بدن دھونا۔

دوم : تیمم کے تین فرض (۱) تیمم کی نیت (۲) پہلی ضرب سے چہرہ کا مسح کرنا (۳) دوسری ضرب سے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمم میں استیعاب واجب ہے۔ یعنی ہاتھ پھیرتے وقت مسح کے مواضع میں ایک ذرہ بھی چھوٹنے نہ پائے۔

چار کرسی چار مذہب در وضو فرض است۔

سہ بغسل و سہ تیمم پنج بنا اسلام دار۔

سیزدہ احکام و ارکان ہفت ایمان راصفت۔

سی روز با سی نیت اے برادر یاد دار۔

پنج وقت، پنج نیت، ہفدہ رکعت فرض دان۔

جملگی ایں یک صد و سی فرض آمد در شمار۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ اللہ تعالی آپکو دین کے مبادیات اور مقدمات کا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

رقعہ
صحابہ سے متعلق اہل سنت و جماعت کے عقائد

محب من!

ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ حضرات انبیاء کو ساری مخلوق میں سب سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام میں سب سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھے اور آپ کی شریعت مطہرہ کو تمام شریعتوں میں کامل اور مکمل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ساری امتوں میں سب سے افضل اور بہتر خیال کرے اور آپکی امت میں سب سے افضل اور بہتر آپ کے صحابہ کرام کو خیال کرے۔

اور صحابہ کرام میں خلفائے اربعہ کو سب سے افضل جانے اور ان چار خلفاء میں سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ، پھر حضرت علیؓ کو تمام صحابہ میں افضل خیال کرے۔

حضرت علیؓ کے بعد باقی عشرہ مبشرہ کو بہترین اصحاب خیال کرے۔ باقی عشرہ مبشرہ یہ ہیں۔ حضرت سعدؓ، حضرت سعیدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ۔

عشرہ مبشرہ کے بعد اصحاب بدر کے افضل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ جو تین سو تیرہ بزرگان کرام ہیں انکے بعد اہل احد اور انکے بعد اہل بیعت الرضوان کے افضل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ (اصحاب رضوان کی تعداد چودہ سو تھی)۔

نیز ایک مسلمان کو چاہئے کہ صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان پر قابو رکھے اور ان کا ذکر صرف خیر و بھلائی اور عزت و عظمت کے ساتھ کرے اور انکے درمیان جو دشمنیاں اور لڑائیاں واقع ہوئی تھیں۔ انکی جانب التفات نہ کرے کیونکہ ایسی باتوں کوموضوع بحث بنانے سے صحابہ کرام کے بارے میں بغض وعناد پیدا ہو گا اور صحابہ کے ساتھ بغض ایمان کو سلب کردیتا ہے۔

بعض اشخاص یہ جو کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے ساتھ خصومت و دشمنی کی۔ اور جو بھی شخص امام برحق علی کے ساتھ خصومت و دشمنی کرے وہ فاسق ہے یا کافر۔

یہ مقدمہ درست نہیں۔ اگر آپ معاویہؓ کو فاسق کہیں گے تو خود فاسق قرار پائیں گے اور اگر کافر کہیں گے تو خود کافر ہو جائیں گے۔ حضرت معاویہؓ اکابر صحابہ میں سے ہیں اگرچہ کہ آپ حضرت علیؓ کا مقام نہیں رکھتے ہیں اور آپ کو وہ عظمت و فضیلت اور بزرگی و برتری حاصل نہیں ہے جو حضرت علیؓ کو حاصل ہے لیکن اسکے باوجود حضرت معاویہؓ رسول کریمؐ کے صحابی ہیں اور جو شخص بھی حضرات صحابہ پر لعن و طعن اور سب و شتم کرے وہ اللہ تعالی کے نزدیک مردود اور مذموم ہے کیونکہ یہ حضرات اللہ تعالی کے نزدیک معزز اور مکرم ہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اور رہ گئے وہ اختلافات اور مشاجرات جو ان بزرگوں کے درمیان رونما ہوئے، وہ تلاش حق اور اجتہاد میں خطا کرنے کا نتیجہ ہے اور یہ خطا بھی ایسی ہے جو اپنے دامن میں اجر وثواب کا پہلو رکھتی ہے۔

محب من!

فقیر ایک روز آرکاٹ کی ایک مسجد میں حضرت سید علی محمد المعروف میاں جی شاہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اس

مجلس میں اکابر مشائخ میں سے ایک بزرگ نے فقیر سے سوال کیا۔ رافضی کس کو کہتے ہیں؟ فقیر نے کہا۔ جو شخص صدیق اکبرؓ یا فاروق اعظمؓ، یا عثمان غنیؓ یا معاویہؓ کا ذکر مذمت اور برائی کے ساتھ کرے۔ حیرت سے کہنے لگے۔ معاویہ؟ فقیر نے عرض کیا۔ آپ صرف معاویہ کہہ رہے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہیے! وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور تمام صحابہ کی تعظیم وتکریم واجب ہیں یہ سن کر کہنے لگے۔ اگر کوئی شخص معاویہؓ کے ساتھ نہ محبت رکھے اور نہ عداوت؟ تو آپ کیا کہیں گے؟

فقیر نے عرض کیا۔ وہ شخص قابل ماخوذ ہے۔ کہنے لگے۔ کیا میں قابل ماخوذ ہوں۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا۔ البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ جس شخص میں بھی یہ صفت ہے۔ وہ لائق گرفت اور قابل ماخوذ ہے۔ یہ سنکر خاموش ہوگئے اور مجلس ختم ہوگئی۔

فقیر اس دور کے بہت سارے مشائخ کو دیکھ رہا ہے کہ وہ حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے افضل سمجھتے ہیں اور یہ عقیدہ آئمہ مجتہدین کے عقیدہ کے خلاف ہے اور آئمہ مجتہدین کے موقف کے خلاف جو بھی عقیدہ اور عمل ہے۔ وہ بدعت ہے۔

فقیر نے دو کتابیں تصنیف کی ہے۔ (۱) "سلالتہ العقائد" جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کی تشریح پر مشتمل ہے۔ (۲) نواقض الروافض، جو شیعی عقائد اور خارجی افکار کی تردید پر مشتمل ہے۔

یہ دونوں کتابیں سنت و جماعت کے لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

سلالتہ العقائد اگرچہ کہ مختصر ہے لیکن فوائد کا مجموعہ ہے اور صواعق محرقہ اور حقائق الحق کا خلاصہ ہے۔ یہ کتاب کریما کے نہج پر ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے دینی وشرعی علوم کے اصول ومبادیات کا خلاصہ اور عطر ہے۔

جس رات یہ کتاب مکمل ہوئی۔ فقیر نے خواب میں شیخ مصلح الدین شیرازی کو دیکھا۔ فرمارہے ہیں۔

ہماری تحریر صاف اور واضح ہے اور حضرت امیر خسرو جو بھی فرماتے ہیں۔ انکی ہر بیت بدائع کے استعمال کی وجہ سے ہزار بیت کا حکم رکھتی ہے۔

فقیر نے عرض کیا۔ یہ فقیر امیر خسرو کی اتباع وپیروی کرتا ہے۔

سلالتہ العقائد مکمل ہونے کے بعد حضرت قبلہ گاہی والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا تو پسند فرمایا اور کہا۔ کریما مبتدی کیلئے ہے اور علما منتہی کیلئے ہے۔ اس تصنیف سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنا دست مبارک فقیر کے سینہ پر پھیر رہے ہیں تاکہ غلبہ عشق کے وقت، عقل ثابت رہے۔

چنانچہ اس واقعہ سے پہلے ایک شخص نے علی مرتضی کرم اللہ وجہ کی منقبت میں چند اشعار پڑھا اور ان میں سے بعض اشعار کے اندر اہل سنت وجماعت کے کروڑوں اشخاص پر لعنت بھیجی گئی تھی۔ یہ سن کر فقیر ناخوش ہوا اور آنحضرت کی منقبت میں چند اشعار لکھا اور بعض ابیات میں شیعہ پر لعنت بھیجا۔

جب یہ اشعار لکھ کر فارغ ہوا تو بستر پر آیا اور پہلو پر لیٹ گیا اور نیند وبیداری کی درمیانی حالت میں حضرت علیؓ کو دیکھا کہ فقیر کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ فقیر نے آپ سے عرض کیا۔

افسوس میں نے فلاں کام انجام نہیں دیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

وہ کام میں خود انجام دے کر ہی آرہا ہوں آپ زحمت نہ کریں۔ الحمد اللہ رب العلمین۔

حاصل کلام ! یہ گروہ ابدی خسران میں گرفتار ہے۔ لہذا اسکی صحبت اور ہم نشینی سے اجتناب کرنا چاہئے۔ کہا گیا ہے۔ بری صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ تیری پاکیزگی کو بھی گندہ کردے گی۔ آفتاب اس قدر بلندی پر ہونے کے باوجود ابر کے ذرات کو ناپید کردیتا ہے۔

زیادہ اور کیا عرض کروں۔ اللہ آپ کو کسی صالح رفیق کی رفاقت کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

رقعہ
ہزاری روزوں اور عقیقہ کا بیان

محب من ! تفسیر مدارک التنزیل میں مرقوم ہے کہ سال میں پانچ روزے ایسے ہیں جن میں سے ہر روزہ ہزار روزوں کا حکم رکھتا ہے۔ (۱) ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ (۲) ماہ ذی قعدہ کی اٹھارویں تاریخ کا روزہ (۳) ماہ ذی الحجہ کی پچیسویں تاریخ کا روزہ۔ (۴) ماہ محرم الحرام کی بائیسویں تاریخ کا روزہ (۵) ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کا روزہ۔

عقیقہ میں لڑکے کے لئے دو بکری اور لڑکی کیلئے ایک بکری ذبح کریں عقیقہ کا جانور بچہ کا باپ خود ذبح کرے تو بہتر ہے۔ ورنہ دوسرا شخص بھی ذبح کرسکتا ہے۔ ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم ھذہ عقیقۃ ابنی فلان بن فلان / بنتی فلانۃ بنت فلانۃ۔ دمھا بدمہ ولحمھا بلحمہ۔ وعظمھا بعظمہ وجلدھا بجلدہ وشعرھا شعرہ و شحمھا بشحمہ۔ اللّٰھم اجعل ھذا فداء لابنی / لابنتی من النار۔

پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ اگر لڑکے کا باپ خود ذبح کرے تو لفظا لفظا یہ دعا پڑھے۔ البتہ فلان بن فلان کی جگہ لڑکے کا نام لے اور اگر لڑکی ہو تو فلانۃ بنت فلانۃ کی جگہ لڑکی کا نام لے۔ اور مذکر ضمیر کی جگہ مونث ضمیروں کا استعمال کرے۔

اور اگر باپ کے بجائے دوسرا شخص ذبح کرے تو بچہ کا نام اور بچہ کے باپ کا نام لے۔ اور تقبلھا منی کی جگہ تقبلھا منہ۔ اور فداء لابنی کے بجائے فداء لابنہ اور لڑکی کیلئے بنتی کے بجائے بنت فلان کہے اور مونث ضمیر استعمال کرے)۔

رقعہ
علوم نادر و نایاب کے باب میں

ہنر شناس من!

چار علم دنیا میں نادر اور نایاب ہیں۔

ایک علم کیمیا ہے اور یہ مس کو کندن بناتا ہے۔

دوسرا علم سیمیا ہے اور یہ موہوم چیزوں کو لوگوں کی نگاہوں میں ظاہر اور نمایاں کرتا ہے جیسے طلسمات وغیرہ۔

تیسرا علم حیلمیا ہے اور یہ وہ علم ہے جس میں روح کو اپنے جسم سے نکال کر مردہ کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے اور مردہ جسم کو حرکت میں لایا جاتا ہے اور پھر دوبارہ روح کو اپنے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔

چوتھا علم ریمیا ہے اور یہ وہ علم ہے جس میں مردہ کو زندہ کیا جاتا ہے۔

اب دنیا کے اندر ان علوم کا ماہر عنقا کا حکم رکھتا ہے۔ اگرچہ کہ ان علوم کا عالم نادر و نایاب ہے۔ لیکن صاحب کشف کا وجود بہت ہی نادر ہے۔

کشف کی دو قسمیں ہیں۔ کشف کونی اور کشف الٰہی۔

کشف کونی یہ ہے کہ مغیبات کو ظاہر و عیاں دیکھے۔ جیسے قبور کے احوال۔ لوگوں کے دلوں کے احوال۔ عالم علوی اور سفلی کے احوال۔ قیامت، جنت و دوزخ کے احوال کا مشاہدہ کرنا۔

کشف الٰہی یہ ہے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود کی تحقیق کے مقام و مرتبہ پر طالب پہنچ جائے۔ اور عینیت اور غیریت کی نسبت حاصل کرلے جو عبد اور رب کے درمیان ہے۔ اور یہ خاص مرتبہ ہے اور کشف کونی کا مرتبہ عام ہے اور یہ کفار کو بھی حاصل ہے۔ برخلاف کشف الٰہی کے۔ اور یہ مرتبہ صرف انبیاء صلحاء اور انکے متبعین کو حاصل ہے۔

کشف الٰہی کا حاصل ہونا مشقت بھری ریاضتوں اور تکلیف دہ مجاھدوں پر موقوف نہیں ہے بلکہ یہ نعمت مرشد کامل اور شیخ مربی کے واسطہ سے حاصل ہوتی ہے۔ نفس کشی کے سخت اور دشوار مجاہدوں اور ریاضتوں کے نتیجہ میں کشف کونی کا حاصل ہونا تو ممکن ہے کشف الٰہی کا حاصل ہونا ناممکن ہے اور کشف کونی کا مرتبہ حاصل کرنے میں سخت ترین ریاضتوں کے بعد مرشد کامل کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اور اس امر بدیہی کیلئے دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ اسکے لئے تمام وجدان ہی شاہد ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

(۲) کیفیت زمین کے بارے میں

حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
زمین، پانی کے اوپر بچھائی گئی ہے اور پانی مچھلی کے اوپر ہے۔ اور مچھلی، پتھر کے اوپر ہے۔ اور پتھر، گائے کی سنگ پر ہے۔ اور گائے، فرشتہ کے سر کے اوپر ہے۔ اور فرشتہ، مچھر کے پَر کے اوپر ہے۔ اور مچھر دریا کے اوپر ہے۔
اور دریا، ہوا کے اوپر ہے۔ اور ہوا، دوزخ کے اوپر ہے۔ اور دوزخ، ظلمت وتیرگی کے پردہ میں ہے۔
اور اس ظلمت کے نیچے کیا ہے اسکا علم صرف اللہ تعالی کی ذات کو حاصل ہے۔

رقعہ

استاد کی نافرمانی

محب من! استاذ کی نافرمانی کے سبب چار ہیں۔
اول : خود کو استاذ سے بہتر خیال کرنا اگرچہ کہ واقع میں بہتر ہو۔
دوم : استاذ کی پیٹھ پیچھے اسکا عیب بیان کرنا۔
سوم : استاذ کی بیوی پر بری نگاہ ڈالنا۔
چہارم : استاذ نے کسی ایسے کام کا حکم دیا ہو جو اسکے لئے انتہا کی ضروری ہے۔ اس کام کو انجام نہ دینا۔
جیسا کہ فتاوی کبیر میں مرقوم ہے۔

رقعہ

ایمان کی قسمیں

محب من! ایمان پانچ طرح کا ہوتا ہے۔
ایک حضرات انبیاء کا ایمان اور وہ ایمان متبوع ہے۔ یعنی قابل اتباع ہے۔
دوسرا : فرشتوں کا ایمان۔ اور وہ ایمان معصوم ہے۔
تیسرا : اہل ایمان کا ایمان، اور یہ مقبول ایمان ہے۔
چوتھا : اہل بدعت کا ایمان، اور یہ ایمان موقوف ہے۔
پانچواں : اہل نفاق کا ایمان، اور یہ مردود اور متروک ایمان ہے اور اہل کفر کو ایمان نہیں ہے۔

رقعہ

(۱) انسانوں کے نسب کے بارے میں

محب من!

تمام انسان حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حضرت نوحؑ کے تین فرزند تھے۔
سام سے اہل عرب، اہل فارس اور اہل روم کی نسل چلی۔
حام : پدر ملوک ہیں (ان سے اہل حبش کی نسل چلی)۔
یافث اہل ترک اور جزر اور یاجوج وماجوج کے باپ ہیں۔

رقعہ

نیا چاند دیکھنے کے آداب

محب من!

نیا چاند دیکھنے کے وقت کے اعمال اور وظائف یہ ہیں۔
محرم الحرام کا چاند دیکھ کر سونا دیکھنا چاہئے اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنا چاہئے۔
صفر المظفر کا چاند دیکھ کر آئینہ دیکھنا چاہئے اور سورہ تبارک کی تلاوت کرنا چاہئے۔
ربیع الاول کا چاند دیکھ کر آب رواں کا نظارہ کرنا چاہئے اور سورہ حدید کی تلاوت کرنا چاہئے۔
ربیع الثانی کا چاند دیکھ کر بکری دیکھنا چاہئے اور سورہ ابراہیم کی تلاوت کرنا چاہئے۔
جمادی الاول کا چاند دیکھ کر چاندی دیکھنا چاہئے اور سورہ الم نشرح کی تلاوت کرنا چاہئے۔
جمادی الثانی کا چاند دیکھ کر پیر دیکھنا چاہئے اور سورہ جمعہ کی تلاوت کرنا چاہئے۔
رجب المرجب کا چاند دیکھ کر قرآن کا دیدار کرنا چاہئے اور سورہ مائدہ کی تلاوت کرنا چاہئے۔
شعبان المعظم کا چاند دیکھ کر سبز گھانس دیکھنا چاہئے اور سورہ انعام کی تلاوت کرنا چاہئے۔
رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر تلوار پر نگاہ ڈالنا چاہئے اور سورہ قدر کی تلاوت کرنا چاہئے۔
شوال المکرم کا چاند دیکھ کر سبز رنگ کا کپڑا دیکھنا چاہئے اور سورہ محمدؐ کی تلاوت کرنا چاہئے۔
ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر لڑکے کو دیکھنا چاہئے اور سورہ والضحیٰ کی تلاوت کرنا چاہئے۔
ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر لڑکی کو دیکھنا چاہئے اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرنا چاہئے۔

رقعہ
مکتوب کی قسموں کا بیان

محب من!

مرافعہ اس مکتوب کو کہتے ہیں جو اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کو لکھا جائے۔ بالفاظ دیگر بزرگوں کا مکتوب۔

اور مراسلہ اس مکتوب کو کہتے ہیں جو اپنے ہم پلہ اور مساوی شخص کو لکھا جائے۔

اور عریضہ اس مکتوب کو کہتے ہیں جو ادنیٰ کی طرف سے اعلیٰ کو لکھا جائے۔

مکتوب نگاری میں القاب کا استعمال شرط ہے اور دعائیہ جملوں کا استعمال مستحسن ہے اور آداب کو ترک کرنا جائز ہے۔

بسا اوقات اعلیٰ، ادنیٰ کو مکتوب لکھتا ہے اور مراسلہ کا انداز اور طریقہ اختیار کرتا ہے اور ایک ہم پلہ شخص اپنے مساوی درجہ شخص سے خط و کتابت کرتا ہے اور عریضہ کا انداز اور طریقہ اختیار کرتا ہے۔ لیکن ادنیٰ کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مکتوب میں مراسلہ یا مرافعہ کا انداز اور طریقہ اختیار کرے۔

مکتوب نگار کو مکتوب نویسی کے باب میں ان تمام باتوں کا پاس و لحاظ رکھنا چاہئے اگر آپ اس موضوع پر مزید تفصیلات دیکھنا چاہیں تو میری کتاب مناظر الانشاء کا مطالعہ کریں۔

رقعہ
بزرگان دین کی عمروں کے باب میں

محب من!

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی عمر صحیح ترین قول کے مطابق ترسٹھ ۶۳ سال تھی۔ اور حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ اور حضرت فاطمہ الزہرا کی عمر ۲۸ سال تھی۔ امام حسن کی عمر ۴۷ سال تھی۔ امام حسین کی عمر ۵۶ سال تھی اور ایک قول کے مطابق ۵۸ سال تھی، امام زین العابدین کی عمر ۵۷ سال تھی، امام محمد باقر کی عمر ۵۵ سال تھی۔ امام جعفر صادق کی عمر ۶۸ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق ۶۵ سال تھی۔ امام موسیٰ کاظم کی عمر ۵۵ سال تھی اور ایک قول کے مطابق ۵۶ سال تھی۔ امام علی موسیٰ رضا کی عمر ۵۵ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق ۵۱ سال تھی۔ امام محمد تقی کی عمر ۲۵ سال تھی، اما علی نقی کی عمر ۴۲ سال تھی، امام حسن عسکری کی عمر ۲۸ سال تھی۔

امام محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۹۱ سال تھی۔ امام ابوحنیفہ النعمان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ امام مالک کی عمر ۹۰ سال تھی اور ایک قول کے مطابق ۸۵ سال تھی۔ امام شافعی کی عمر ۵۴ سال تھی، امام احمد بن حنبل کی عمر ۷۷ سال تھی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

---

(۲) خوابوں کی تعبیر

امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چاند کی پہلی تاریخ کا خواب ناقابل اعتبار ہے۔

اور دوسری (۲)، تیسری (۳)، تیسویں (۲۳) اور چوبیسویں (۲۴) تاریخ کے خواب کی تعبیر الٹی اور برعکس ظاہر ہوگی۔

اور چوتھی (۴)، پانچویں (۵)، گیارہویں (۱۱)، بارہویں (۱۲)، سولھویں (۱۶) اور سترہویں (۱۷) تاریخ کے خواب شرمندہ تعبیر ہونے میں تاخیر ہوگی۔

Real late

اور چھٹی (۶)، ساتویں (۷)، آٹھویں (۸)، نویں (۹)، پندرہویں (۱۵)، اٹھارویں (۱۸)، انیسویں (۱۹)، ستائیسویں (۲۷)، اٹھائیسویں (۲۸) اور تیسویں (۳۰) تاریخ کے خواب سچے اور صحیح ہونگے۔

اور تیرہویں (۱۳) وچودہویں (۱۴) تاریخ کے خواب میں خیر بھی نہیں ہے اور شر بھی نہیں ہے۔

اور بیسویں (۲۰)، اکیسویں (۲۱) اور بائیسویں (۲۲) تاریخ کے خواب فرح وسرور اور انبساط لائیں گے۔

اور پچیسویں (۲۵) وچھبیسویں (۲۶) تاریخ کے خواب کی کوئی تعبیر اور تاویل نہیں ہے۔

انتیسویں (۲۹) تاریخ کے خواب کا کوئی اثر نہیں۔

ایک قول کے مطابق بیسویں (۲۰) اور اکیسویں (۲۱) تاریخ کے خواب سچے نہیں ہونگے۔ تیئسویں (۲۳) وچوبیسویں (۲۴) تاریخ کے خواب میں کسی آدمی سے خواب دیکھنے والے کو فائدہ پہنچے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

رقعہ

ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہؓ کے مہر کا بیان

محب من! ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے مہر سے متعلق تین قول ہیں۔ قول اول۔ سامان سے لدے ہوئے بیس اونٹ۔ قول دوم : چار سو مشقال سونا (مشقال ساڑھے چار ماشہ کا وزن، ماشہ آٹھ رتی کا وزن) اور قول سوم : پانچ سو درہم نقدہ (درہم اسکا وزن ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے)۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا مہر پانچ سو درہم تھا۔ ام المؤمنین ام حبیبہ کا مہر چار سو دینار سرخ تھا (سونے کا سکہ) اور ایک قول کے مطابق چار ہزار درہم چاندی۔ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ کا مہر چار سو درہم تھا۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کے مہر میں اتنا سازوسامان مقرر کیا گیا تھا جسکی مالیت دس درہم تھی۔ ام المؤمنین حضرت اسماء بنت نعمان کے مہر میں بارہ نیم اوقیہ چاندی مقرر تھی۔ (اوقیہ، چالیس درہم کے وزن کا نام) حضرت فاطمہ الزہرا کا مہر چار سو درہم تھا)۔

رقعہ
استاد و عالم کے ادب کا بیان

محب من! امام زندویسی اپنی کتاب "روضہ" میں فرماتے ہیں۔
جاھل کے اوپر عالم کا حق اور شاگرد کے اوپر استاد کا حق ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جاھل، عالم کے سامنے بات چیت میں پہل نہ کرے اور عالم کی غیر موجودگی میں اسکی جگہ پر نہ بیٹھے اور اسکے کلام کو رد نہ کرے اور راہ چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے اور اسکے سامنے چیخ چیخ کر ہاتھ ہلا ہلا کر بات نہ کرے۔
اسی طرح شاگرد استاذ سے بات چیت میں سبقت نہ کرے اور استاذ کی غیر موجودگی میں اسکی جگہ پر نہ بیٹھے اور اسکے کلام کو رد نہ کرے اور راہ چلتے وقت اس سے سبقت نہ لے جائے اور اسکے سامنے زور زور سے بات چیت نہ کرے۔
جاھل کیلئے عالم کا ادب اور شاگرد کیلئے استاد کا ادب لازم ہے اور جو بھی ادب کو ملحوظ نہ رکھے گا وہ دائمی نقصان اور ابدی خسران میں گرفتار ہو جائیگا۔ خسر الدنیا والاخرہ ذلک ھو الخسران المبین۔ مولوی معنوی فرماتے ہیں۔

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب خودرا نہ تنہا داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

والسلام علی من اتبع الھدی۔

رقعہ
نفس ناطقہ کے مراتب کے لحاظ سے اسماء اور القاب کا بیان

محب من! نفس ناطقہ (روح) ابتدائے فطرت میں تمام علوم سے خالی اور عاری ہوتی ہے لیکن اسکے اندر علم کی قابلیت واستعداد موجود رہتی ہے۔ اگر اس میں یہ استعداد نہ ہو تو اسکا علم سے متصف ہونا ممنوع ہو جائیگا۔ اس منزل میں نفس ناطقہ کو عقل ہولانی کہتے ہیں۔
نفس ناطقہ جب اپنے حواس ظاہر (حس ظاہر یعنی ذائقہ، باصرہ، شامہ، لامسہ، سامعہ) اور حواس باطن (حس باطن، حس مشترک، خیال، متصرفہ، واہمہ، حافظہ) کو استعمال کرتی ہے تو اسکو علوم اولیہ حاصل ہوتے ہیں اور وہ اس وقت نظریات کے کسب کیلئے مستعد ہو جاتی ہے اور اسکے اندر علم کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس منزل میں نفس ناطقہ کو عقل بالملکہ کہتے ہیں۔
نفس ناطقہ جب علوم اولیہ کو ترتیب دے اور نظریات کو مشاھدہ کے طور پر پالے تو اس منزل میں نفس ناطقہ کو عقل مستفاد کہتے ہیں۔
نفس ناطقہ کے نزدیک جب سارے علوم، مخزون اور مجموع ہو جائیں اور اسکو علوم کی قوت حاصل ہو جائے اور وہ محنت جدید کے بغیر ہی جو چاہے معلومات فراہم کرلے تو اسکو اس منزل میں عقل بالفعل کہتے ہیں۔
اس موضوع پر مزید تفصیلات حکمت کی کتابوں میں تلاش کریجئے۔

رقعہ
صحت و تندرستی کے اصول

حکمت پناہ! یہ چند طبی قانون و ہدایت ہیں جنکو فقیر آزمایا ہوا ہے۔

ناریل کو ہضم کرنے والی چیز بغیر پکا ہوا چاول ہے اور خشک بڑا انگور کو ہضم کرنے کیلئے بڑی الائچی نمک کے ساتھ دی جائے۔ گیہوں اور مرغ کے انڈے کو ہضم کرنے والی چیز پیاز کا عرق ہے اور گوشت کو ہضم کرنے والی چیز پودینہ ہے۔ آم کو ہضم کرنے والی چیز سونٹھ یا گھی نکلا ہوا دودھ یعنی مٹھا ہے۔ افیون کے سمی اثرات کو دفع کرنے والی چیز ھنگ ہے اور کنیر کی بیخوں کی سمیت کو سینیدی کی بیخوں کا عرق دفع کرتا ہے۔ چونہ کی سمیت کو پیلی لکڑی ختم کردیتی ہے اور شیراگ کی سمیت کو ختم کرنے کیلئے روغن بید انجیر مفید ہے۔

دودھ زیادہ استعمال کرنے سے برص (کوڑھ۔ مزاج کے فساد سے بدن بگڑ جاتا ہے اور اس سفید یا سیاہ دھبے پڑجاتے ہیں) کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور ترشی و کھٹائی زیادہ استعمال کرنے سے شہوت میں کمی اور قوت باہ میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ دال کا زیادہ استعمال جسم میں لاغری ودبلاپن پیدا کرتا ہے۔ لوبیا کا استعمال بدن کو موٹا اور فربہ کرتا ہے۔ نارنگی کے کثرت استعمال سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے۔ شراب نوشی کی کثرت سے آدمی کے اندر بے حیائی اور بے شرمی پیدا ہوتی ہے۔ عیش و آرام کی زیادتی سے جسم میں فضلات (غـذا کا وہ پھوک جو معدہ اور مثانہ اور مقعد اور دماغ وغیرہ سے خارج ہوتا ہے) جمع ہوجاتے ہیں۔ رنج وغم اور فکر و پریشانی کی کثرت سے مالیخولیا (ایک قسم کا جنون ہے اور یہ سوداوی مرض ہے) پیدا ہوتا ہے اور مکمل بے فکری اور تن آسانی سے حماقت اور بے وقوفی پیدا ہوتی ہے۔ دن میں زیادہ سوجانے سے ذھن تیرگی اور دل کدورت کا شکار ہوجاتا ہے۔ اور بلغمی خلط (چار خلط کا توازن جسم کو توانا اور صحت مند رکھتا ہے۔ خون، صفراء، بلغم، سودا) بڑھ جاتی ہے۔ چہرہ ہوا کے رخ کی طرف رکھتے ہوئے سوجانے سے سعال اور نزلہ کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ زیادہ جاگنے اور بیدار رہنے سے رطوبات غریزی (پیدائشی تری اور خلقی رطوبت جو اعضاء کے اندر ہوتی ہے) ختم ہوجاتے ہیں۔ نوجوان شخص عمر رسیدہ عورت کے ساتھ جماع کرے تو جلد بوڑھا اور کمزور ہوجاتا ہے۔ اچھی صحت اور تندرستی کیلئے ضروری ہے کہ گردہ، دل، دماغ اور جگر کو تقویت دی جائے۔ برشعشا استعمال کرنے سے سرعت انزال کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔ موسم گرما میں اسہال (جلاب وہ دوا جسکے کھانے اور پینے سے دست آئیں) اور موسم سرما میں فصد (رگ سے خون نکالنا) انتہائی نقصان دہ ہے۔ موسم خزاں میں سرد اور خشک اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے اور موسم بہار میں گرم اور تر چیزوں کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے اور وہ شہر جسکے شمالی حصہ میں پہاڑ واقع ہو اور اسکے جنوبی حصہ میں دریا واقع ہو تو اس میں رہائش پذیر ہونا صحت کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اور جس شخص کا معدہ کمزور اور ضعیف ہو، وہ ثقیل اور دیر ہضم غـذائیں استعمال کرنے سے احتراز کرے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے آنکھیں ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

سرکہ کو چاول کے ساتھ استعمال کرنے سے درد قولنج (وہ شدید درد سے جو قولون انتڑی میں پیدا ہوتا ہے) لاحق ہوتا ہے۔ تخم مرغ، مولی کے ساتھ کھانا، اور مولی، دہی کے ساتھ کھانا اور خربوزہ، شہد کے ساتھ کھانا، اور دودھ، انجیر کے ساتھ

استعمال کرنا اور مرغ کا انڈا، پنیر (دودھ کو پھاڑ کر بنایا ہوا سین مادہ) کے ساتھ کھانا اور اناڑ، ہریسہ (کوفتہ شدہ اور ایک قسم کی آش جسکو کٹے ہوئے گیہوں اور گوشت اور گھی اور نمک اور مصالح وغیرہ سے تیار کرتے ہیں) کے ساتھ کھانا اور باقلہ (مٹر، لوبیا، ایسی پھلیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں) دہی کے ساتھ کھانا اور کتور بچہ، پیاز کے ساتھ کھانا اور پیاز، پودینہ کے ساتھ کھانا اور دودھ، مچھلی کے ساتھ استعمال کرنا نقصان اور ضرر کا باعث ہوگا۔

لہذا مذکورہ چیزوں کو باہم ملاکر استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے یہ تمام قوانین طب وصحت جو تحریر کئے گئے ہیں۔ اگر آپ انہیں یاد رکھیں گے اور ان پر عمل پیرا رہیں گے تو انواع واقسام کی بیماریوں اور تکلیفوں سے محفوظ رہیں گے۔

ناخن اور سر تراشنے کے باب میں

محب من! ناخن تراشنے کے باب میں یہ قطعہ ذہن نشین کرلیجئے اور اس پر عمل کیجئے اور یہ امام شافعی کے قول کے موافق اور مطابق ہے۔

ترا ہو ست از تقلیم ناخن — بروز چہارشنبہ دولت آید
بہ پنجشنبہ بیفزاید ترا عمر — بجمعہ صد سعادت رونماید
جز این ایام کانرا ذکر کردیم — غم از تقلیم ناخن میفزاید

یعنی روز چہارشنبہ ناخن تراشنے سے دولت حاصل ہوگی اور جمعرات کے دن ناخن نکالنے سے عمر میں اضافہ ہوگا اور جمعہ کے روز تراشنے سے سعادت مندی اور فیروز مندی حاصل ہوگی۔ باقی ایام ہفتہ، اتوار، پیر اور منگل ناخن تراشنے سے رنج اور غم حاصل ہوگا۔ (ناخن پہلے سیدھے ہاتھ کے نکالیں اور پھر بائیں ہاتھ کے نکالیں۔ پیروں کے ناخن تراشنے میں کوئی طریقہ منقول نہیں ہے سیدھے ہاتھ کے ناخن تراشنے کی ترتیب یہ ہونی چاہئے۔ (۱) پہلی انگلی، ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی (۲) چھوٹی انگلی کے بازو کی انگلی (۳) انگوٹھا (۴) بیچ کی انگلی (۵) چھوٹی انگلی۔

بائیں ہاتھ کے ناخن نکالنے کی ترتیب اسطرح ہونی چاہئے۔ (۱) انگوٹھا (۲) بیچ کی انگلی (۳) چھوٹی انگلی (۴) پہلی انگلی، ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی (۵) چھوٹی انگلی کے بازو کی انگلی۔

ہفتہ، اتوار اور منگل کے دن سر کی حجامت بنانا نقصان دہ ہے۔ باقی ایام میں حجامت بنانا اچھا ہے اور ایک قول کے مطابق جمعرات کے دن حجامت بنانے سے فقیری اور مفلسی آتی ہے۔ ان تمام باتوں کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو زیادہ ہے۔

رقعہ

عورتوں کے حیض کے بارے میں

محب من! حیض اگر پہلی مرتبہ عورت کو ہفتہ کے روز آئے تو وہ عورت فاحشہ ہوگی اور اگر اتوار کے روز آئے تو وہ جلد مرجائے گی اور اگر پیر کے روز آئے تو اسکو بکثرت لڑکے پیدا ہونگے۔ اور اگر منگل کے روز آئے تو وہ سفر زیادہ کرے گی اور اگر چہارشنبہ کے روز آئے تو اسکو بکثرت لڑکیاں تولد ہونگی اور اگر جمعرات کے روز آئے تو وہ بہادر بیٹوں کو جنم دے گی اور اگر جمعہ کے روز آئے تو نیک اور صالح بیٹوں اور بیٹیوں کو جنم دے گی۔
صحیح اور درست علم تو صرف اللہ تعالی کو حاصل ہے۔ یہ باتیں تو ہم نے اصحاب تجربہ سے سنا ہے جن کو یہاں نقل کیا گیا۔

رقعہ

محب من!
ہفتہ اور پیر کے دن مشرق کی جانب سفر نہیں کرنا چاہئے۔ اتوار اور جمعہ کے روز مغرب کی طرف سفر نہیں کرنا چاہئے۔ منگل اور چہار شنبہ کے روز شمال کی سمت سفر نہیں کرنا چاہئے جمعرات کے دن جنوب کی طرف سفر نہیں کرنا چاہئے۔ نیز یہ جان لیجئے کہ چاند جب بروج میں ہوتا ہے تو اس وقت بھی سفر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ سفر میں دیری واقع ہوگی۔

رقعہ

تعمیر مکانات سے متعلق ضروری قوانین

گھروں کی تعمیر سے متعلق جو باتیں لکھی گئی ہیں۔ وہ معروف اور مشہور ہیں۔ تاہم یہاں انکا کچھ حصہ نقل کیا جارہا ہے
محب من! اگر گھر، لمبائی اور درازی میں سات قدم ہو تو اسکے اندر فقیری اور مفلسی رہیگی اور اگر آٹھ قدم ہو تو اسکے

اندر امیری اور خوشحالی آجائے گی. بلکہ صاحب مکان سلطنت کے لائق ہو تو حکومت مل جائے گی اور اگر نو قدم ہو تو اسکے اندر خرابی اور بدی رہے گی. اور اگر دس قدم ہو تو اسکے اندر خوشی و مسرت اور راحت و نعمت کا دور دورہ ہو گا. اور اگر گیارہ قدم ہو تو رشتہ داروں اور فرزندوں کو روزی کی فراوانی حاصل ہو گی۔ اور اگر بارہ قدم ہو تو مبارک و مسعود ہو گا اور اگر تیرہ قدم ہو تو دشمنوں کی کثرت ہو گی۔ اور اگر چودہ قدم ہو تو صاحب خانہ کی اولاد حزن و ملال میں مبتلا رہے گی۔ اور اگر پندرہ قدم ہو تو صاحب خانہ کی موت جلد واقع ہو گی۔ اور اگر سولہ قدم ہو تو عزت و حرمت اور قدر و منزلت حاصل ہو گی اور اگر سترہ قدم ہو تو اس گھر کے اندر خیر و خوبی اور برکت کی زیادتی ہو گی۔ اور اگر اٹھارہ قدم ہو تو اسکے اندر حزن و ملول اور رنج و غم رہیگا۔ اگر انیس قدم ہو تو صاحب خانہ گھر سے چلا جائیگا۔ اور پھر لوٹ کر نہیں آئیگا۔ اور اگر بیس قدم ہو تو اسکے اندر نیکی رہیگی۔ اور اگر اکیس قدم ہو تو اسکے اندر فتنے رہیں گے۔ اور اگر بائیس قدم ہو تو فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے حصول کی صورت پیدا ہو گی۔ اور اگر تئیس اور چوبیس قدم ہو تو اس کے اندر خوشگوار اور سازگار زندگی رہیگی۔ اور اگر پچیس قدم ہو تو صاحب خانہ کی بیوی کے لئے مصیبت رہیگی اور اگر چھبیس قدم ہو تو اسکے اندر ہمیشہ ماتم رہیگا یعنی اہل خانہ حوادث کے شکار ہوتے رہیں گے اور اور اگر ستائیس قدم ہو تو اسکے اندر مال و دولت اور اسباب کی فروانی رہے گی۔ اور اگر اٹھائیس قدم ہو تو بہت ہی مبارک و مسعود ثابت ہو گا۔ اور اگر انتیس قدم ہو تو اس گھر سے نیکی اور خوبی پھیلے گی۔ اور اگر تیس قدم ہو تو صاحب خانہ کو فرزند ہو گا۔

در تفصیل صحن خانہ

نیز جاننا چاہئے کہ اگر گھر کا صحن چھ ۶، سات ۷، تیرہ ۱۳، پندرہ ۱۵، سولہ ۱۶، قدم رہے تو یہ مبارک ہے اور اگر ۸ آٹھ قدم ہے تو سعد اور نحس کے درمیان ہے۔ اور اگر نو ۹ اور دس ۱۰ قدم ہے تو خوشی و خورمی کی زیادتی ہو گی اور اگر گیارہ ۱۱ قدم رہے تو فرزندون کی کثرت ہو گی اور اگر بارہ ۱۲ قدم ہے تو یہ نحس ہے اور اگر چودہ ۱۴ قدم رہے تو صاحب خانہ کے فرزندان حزن و ملال میں گرفتار رہیں گے۔

گھر کی لمبائی اور چوڑائی کے باب میں

نیز جان لینا چاہئے کہ اگر مکان کی چوڑائی چھ ۶ نو ۹ اور دس ۱۰ قدم ہو تو یہ گھر مبارک ثابت ہوگا اگر سات ۷ قدم ہو تو اس میں دولت کی کثرت اور فراوانی رہے گی۔ اور اگر آٹھ قدم ہو تو متوسط اور درمیانی حالت رہے گی۔ نہ افلاس اور نہ ہی خوشحالی۔ اور اگر گیارہ ۱۱ قدم ہو تو فرزندوں اور رشتہ داروں کی کثرت ہوگی۔ اور اگر بارہ ۱۲ قدم رہی تو ہر کام کے اندر خیر اور برکت ظاہر ہوگی اور تیرہ قدم ہو تو اس گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوگی اور اگر چودہ ۱۴ قدم ہو تو رزق اور روزی میں وسعت وکشادگی اور برکت رہے گی۔
ان تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ اور بہتر جاننے والا ہے۔

نیا مکان تعمیر کرنے کے باب میں

نیز یہ جاننا چاہئے کہ اگر کوئی شخص ماہِ محرم میں گھر کی تعمیر کرے تو وہ فقر وافلاس میں مبتلا رہے گا۔ اور اگر صفر میں تعمیر کرے تو اس گھر کے اندر جانوروں اور چوپائیوں کی کثرت ہوگی۔ اور اگر ربیع الاول میں تعمیر کرے گا تو اس گھر میں فرزندوں اور نوکروں کی زیادتی رہے گی۔ اور اگر ربیع الثانی میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر امراض کی کثرت رہے گی۔ اور اگر جمادی الاول میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے رہیں گے اور اگر جمادی الثانی میں تعمیر کرے گا تو اس گھر میں سونے اور چاندی کی کثرت رہے گی۔ اور اگر رجب میں تعمیر کرے گا تو اس گھر میں مال اور اسباب جمع ہونگے اور اگر شعبان میں تعمیر کرے گا تو وہ گھر کرایہ میں رہے گا۔ اور اگر رمضان میں تعمیر کرے گا تو وہ گھر جل جائے گا۔ اور اگر شوال میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر دولت وثروت کی کثرت ہوگی اور اگر ذی قعدہ میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر شومیت اور نحوست کا گزر نہ ہوگا اور اگر ذی الحجہ میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر راحت وعافیت اور خوش حالی پیدا ہوگی۔
یہ سارے قوانین اور مقدمات جو بیان کئے گئے ہیں ان کا دارومدار تجربات اور مشاہدات پر ہے۔ آپ بھی ان باتوں کو ذھن میں رکھیں تو فائدہ سے خالی۔

رقعہ

بعض مبشرات اور شانِ غوثیت

محب من! ایک روز دن میں یارات میں فقیر نے خواب میں حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوان خانے میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ ہمارے حضرت (قربلی رحمۃ اللہ علیہ) کی شکل وصورت میں دکھائی دے رہے تھے۔ اور ہمارے حضرت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کسی قسم کی غیریت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ فقیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدھے جانب ہے اور ارشاہ تراب جو ہمارے حضرت کے خلفاء میں سے ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب ہیں اور شاہ سیف اللہ دلاور جو ہمارے حضرت کے مریدوں میں سے ہیں۔ وہ ہماری پشت کی جانب کھڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت فقیر کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاہ تراب اور شاہ سیف اللہ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اصحابی کا نجوم با یھم اقتدیم اھتدیم. میرے تمام صحابہ ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے جس صحابی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔ لہٰذا یہ دونوں حضرت شاہ تراب اور شاہ سیف اللہ نجوم ثابت ہونگے یعنی ان سے علم وفضل اور ہدایت کی روشنی پھیلے گی۔

ایک شب فقیر دیوان خانے کے دوستوں کے درمیان تخت پر لیٹا ہوا تھا اور اس وقت خواب اور بیداری کی درمیانی حالت تھی کہ ہمارے حضرت تشریف لائے ہوئے ہیں اور فقیر کے سرہانے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور فقیر یہ دعا کر رہا ہے، یا اللہ! ہمارے حضرت کو مقام قطبیت عطا فرما (قطب یعنی قوم کا سردار۔ اس ولی کا لقب جس کے قبضہ قدرت میں انتظام کسی ملک کا عالم معنوی میں خدا کی جانب سے سپرد ہو۔ مترجم)۔ حضرت نے بات سنی تو فرمایا الحمد للہ یہ مقام تو ہمیں پہلے ہی سے حاصل ہے۔ اس سے بھی بلند عطا ہوا ہے۔ فقیر نے عرض کیا اس وقت آپ مقام محبت میں جلوہ فروز ہیں یا مقام محبوبیت میں؟ فرمایا ہنوز مقام محبت میں ہیں، اللہ تعالیٰ ہی اسکے اسرار کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

چند سال قبل کی بات ہے کہ فقیر نے ایک شب خواب میں حضرت غوث پاک کو دیکھا۔ ایک جانب سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ فقیر اور ہمارے حضرت دونوں بھی غوث پاک کے ساتھ چل رہے ہیں۔ جب تھوڑی دور چلنے کے بعد ہم حضرت غوث پاک سے اجازت لیتے ہوئے اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے اور حضرت غوث پاک صحرا کی طرف نکل پڑے اور ہماری نظروں سے ابھی اوجھل نہیں ہوئے تھے۔ اچانک فقیر کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت غوث پاک تنہا جارہے ہیں اور آپ کے ہمراہ کوئی نہیں ہے مبادا کہ اس خطرناک صحرا میں کوئی ڈاکو آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

میں نے اس خدشہ کو ہمارے حضرت کے سامنے پیش کیا تو فرمایا، تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔ حضرت غوث پاک تو ہلاکت اور خوف کی جگہوں میں ڈاکوؤں سے لوگوں کی حفاظت فرمایا کرتے ہیں۔ آپ کو ڈاکوؤں سے کیا خوف اور اندیشہ ہو سکتا ہے۔

اس وقت حضرت غوث پاک سفید قمیص میں ملبوس تھے اور ہمارے حضرت کی صورت سے مشابہہ تھے۔ اکثر اوقات فقیر نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث پاک کو دوسری صورت میں بھی دیکھا ہے۔ واللہ علی ذلک شھید.

شیخ ابو القاسم بزاز علیہ الرحمہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت غوث پاک نے فرمایا۔ حسین حلاج سے لغزش ہو گئی اور اس وقت ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو ان کی دستگیری کرتا۔ اگر اس وقت میں رہتا تو ضرور ان کی دستیگری کرتا۔ میرے مریدین، میرے محبین جادۂ شریعت سے ہٹ جائیں تو قیامت تک میں ان کی دستگیری کروں گا۔

اس قول کی روشنی میں حضرت غوث پاک کے مقام و مرتبہ کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ حسین حلاج کو سولی چڑھاتے وقت حضرت جنید بغدادی اور حضرت شبلی موجود تھے اور یہ ولایت کے مقام پر فائز تھے لیکن غوث پاک کا مقام ان کے مقام سے اعلیٰ اور ارفع ہے اور یہ حضرات غوث پاک کی طرح منصب ارشاد، قوت تصرف اور مقام رفعت کے مالک نہ تھے اس لئے حضرت غوث پاک نے فرمایا ایک شخص بھی نہیں تھا جو حسین حلاج کو جادہ شریعت سے ہٹ جانے پر بروقت بچا لیتا۔

حضرت غوث پاک کا یہ ارشاد بھی آپ کے مرتبہ اعلیٰ کی نشاندہی کرتا ہے۔ فاعطانی المولیٰ اجل ولایه : ولم یعطها غیری لیوم القیامة قیامت تک اللہ نے مجھے عظیم ترین ولایت بخشی ہے۔ اس جیسی نعمت میرے سوا کسی کو عطا نہیں کرے گا۔

منقول ہے کہ شب معراج میں حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش دو سبز پرندے عرش تک پہنچے اور جب حضور اکرمؐ کی پرواز مزید بلندیوں اور رفعتوں کی جانب ہوئی تو یہ دونوں آپؐ کے ساتھ آگے نہیں بڑھے۔ اور وہیں رک گئے۔

ایک پرندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدھے جانب تھا اور وہ آپؐ کے دوش بدوش پرواز کر رہا تھا اور اپنی پرواز میں آپؐ سے تجاوز و تفاوت نہیں کر رہا تھا۔ دوسرا پرندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب تھا اور وہ آپ کے دوش بدوش پرواز نہیں کر رہا تھا بلکہ آپؐ سے آگے اور پیچھے ہو رہا تھا۔ یہ منظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا تعجب خیز معلوم ہوا تو آپ نے ان کے بارے میں جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا۔ روح الامین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کے سیدھے طرف جو پرندہ ہے وہ شیخ عبد القادر گیلانی کی روح ہے اور آپ کے بائیں طرف جو پرندہ ہے وہ خواجہ بایزید بسطامی کی روح ہے۔ اور آپؐ کے دوش بدوش پرواز کرنے اور اپنی پرواز میں آپؐ سے تجاوز و تفاوت اور تقدم و تاخر نہ کرنے سے یہ اشارہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی کی زبان سے ایک کلمہ بھی شریعت کے خلاف صادر نہیں ہوگا یعنی شیخ جیلانی کا قول اور عمل سنت نبویؐ کے موافق اور مطابق رہیگا۔ اور آپ کے دوش بدوش پرواز نہ کرنے اور اپنی پرواز میں آپ سے تجاوز و تفاوت اور تقدیم و تاخیر سے یہ اشارہ ہے کہ بایزید بسطامی سے بعض کلمات، شریعت کے خلاف

صادر ہوں گے۔ جیسا کہ یہ جملہ ان کی زبان سے نکلا۔ سبحانی ما اعظم شانی۔

حضرت غوث پاک فرماتے ہیں علم حقیقت کے اندر میں اور میرے بھائی خواجہ بایزید بسطامی ہم پلہ اور مساوی ہیں لیکن میں ان سے دو چیزوں میں سبقت رکھتا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (نکاح) نہیں چھوڑی۔ لیکن خواجہ بایزید جذبات عشق سے سرشار ہونے کے باوجود انہوں نکاح کی سنت ادا نہیں کی۔ دوسرا یہ ہے کہ خواجہ بسطامی نے غلبۂ حال کی وجہ سے شرع شریف کے خلاف بات کہہ ڈالی۔ لیکن میں نے اپنی زبان سے کبھی خلاف شرع کوئی بات نہیں کہی۔

حاصل کلام! حضرت غوث پاک کے اندر تحمل کی جو قوت اور طاقت تھی وہ خواجہ بسطامی کے اندر نہ تھی۔ اسی طرح خواجہ جنید بغدادی نے بھی ایسی ہی بات کہہ ڈالی۔ لیس فی جبتي سوی اللہ۔ حضرت شیخ جیلانی کے اندر اسرار کو فاش نہ کرنے کی جو غیر معمولی قوت اور تحمل کی طاقت تھی وہ حضرت بایزید اور حضرت جنید اور دیگر اولیاء اللہ کے اندر مفقود تھی اور ظاہر ہے کہ متحمل، غیر متحمل سے افضل ہے لہذا شیخ جیلانی، بایزید بسطامی۔ جنید بغدادی اور دیگر اولیائے کرام سے افضل ہیں۔ اسی لئے بعض اولیاء اللہ نے فرمایا، شیخ عبد القادر جیلانی جیسا ولی کامل پیدا نہیں ہوا اور نہ ہو گا (یہاں اولیاء سے مراد اولیائے غیر صحابہ ہیں ورنہ عمومیت کی صورت میں صحابہ کرام پر بھی افضلیت ثابت ہو گی۔ کیونکہ حضرات صحابہ بھی اولیاء اللہ ہیں مترجم)

رقعہ

خواب میں ایک بزرگ سے ایک مخصوص دعا کا حاصل ہونا۔

محب من! ایک روز فقیر نے خواب دیکھا۔ ایک بزرگ فقیر سے فرمارہے ہیں۔ آپ اس دعا کو پڑھتے رہیئے۔ انشاء اللہ آپ کو کوئی ضرر اور تکلیف نہیں پہنچے گی۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم بحق جریحوا ستر کوا سر سریحوا۔ وبحق وجعلنا من بین اید یہم سدا ومن خلفھم سدا فاغشینا ھم فھم لا یبصرون۔ وصلی اللّٰہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فقیر نے اس دعا کو بہت سی مشکلات اور مہمات میں آزمایا اور بہرہ ور ہوا۔

رقعہ

ایک جامع دعا

محب من! آپ کے حسب تحریر ایک دعا تحریر کر رہا ہوں جو دینی اور دنیاوی فوائد و برکات پر مشتمل ہے اور اسکے فوائد و برکات حیطہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ یہ دعا صبح اور شام پڑھتے رہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الٰھی سیدی ومولائی ضاقت المذاھب الا الیک

وخابت الآمال الا لدیک وبطل التوکل الا علیک وانقطع الرجاء

الا عنک لاملجاء ولا منجاء ولا مفر منک الا الیک تحصنت بالذی

لہ الملک والملکوت واعتصمت بالذی لہ العزۃ والجبروت

و توکلت علی الحی الذی لایموت وصلی اللّٰہ علی خیر

خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اے میرے الہ و معبود! اے میرے آقا و سردار، اے میرے مالک و مولا۔

تیرے راستہ کے سوا تمام راستے تنگ اور مسدود ہو چکے ہیں۔ تیری ذات کے سوا ہر کسی سے امیدیں ناکام ہو چکی ہیں۔ تیری ذات کے سوا سب کے اوپر سے اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ تیری ذات کے سوا کسی سے امید باقی نہ رہی۔

اے اللہ۔ اب تیرے سوا کوئی ماذی اور ملجا نہیں اور تیرے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں اور تیرے سوا جائے فرار نہیں اور کوئی جائے پناہ نہیں۔

میں نے ایسی ذات کا سہارا لیا ہے جو صاحب ملک اور ملکوت ہے اور ایسی ذات کی پناہ لی ہے جو صاحب عزت اور جبروت ہے اور ایسی ذات پر اعتماد اور توکل کیا ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے اور موت و فنا سے پاک و صاف ہے۔ خیر الخلائق محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

مصنف کی دوسری کتابیں

****

١۔ رحمۃٌ للعٰلمین صلے اللہ علیه وسلم
٢۔ توسّلِ نبویؐ کی شرعی حیثیت
٣۔ آثارُ الرّسول صلے اللہ علیه وسلم
٤۔ اصحابی کا لنجوم
٥۔ بیعت کی شرعی حیثیت
٦۔ اسلامی قانون سازی کا تاریخی جائزہ
٧۔ شراب اور اس کا اسلامی موقف
٨۔ جمعه ! ملّت اسلامی کا عظیم شعار
٩۔ رضوان الصحابہؓ
١۔ مجدّدِ جنوب حضرت قطبؒ ویلور
١١۔ تفسیر سورۃ المزمل
١٢۔ صدقَه کی اہمیت و فضیلت
١٣۔ الروح فی الاسلام
١٤۔ گہرپائے صدف
١٥۔ فصل الخطاب (فارسی سے اردو ترجمه)

پرنٹرس
ٹمل ناڈو اردو پبلی کیشنز۔ مونٹ روڈ۔ چنئی۔ ٢
فون : 8588467